

۱۸۰ اکابر علماء و مشائخ کی تصدیقات کے ساتھ

الاقوال القاطعه فی رد مؤید الوهابیة

# شرعی فیصلہ

بابت تبدیلی مذہب مولوی خلیل احمد خان بجنوری ثمید ایونی

از

شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ

و

تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری از ہری دلمر ظلمہ علیہا

مترجمہ

منظر حق و صداقت حضرت مولانا محمد منظر حسن قادری برکاتی بدایونی

مجموعہ مدرسہ قاسمیہ برکاتیہ محلہ ناگران بدایوں

مرتبہ

۷۸۶  
۹۲

کی محسوس و فالتو نے تو ہم سے ہیں  
یہ جہاں چہرے بے زکریا لوح و قلم سے ہیں

سنگ برکات

عبد الصبور رضا برکاتی

مرکب فیض

ارکین

بنام قاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر دیوبند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 قد تبين الرشد من الغي !  
 تحق ہدایت و گمراہی خوب واضح ہو گئی۔

مولوی خلیل احمد خاں بجنوری غم بدایونی کے تبدیل مذہب  
 ایک اسی حضرات علامہ کرامت علی صاحب عظیم  
 و مفتیان فونی الاحمد صاحب  
 کا

# شہرعی فیصلہ الاقوال القاطعہ فی رد التوہید الیہ مرتب

حضرت منظر حق و صداقت مولوی محمد منظر حسن قادری برکاتی بدایینی  
 متکم مدد قاسمیہ برکاتیہ علان الہی  
 مشہور۔ مولوی آفتاب احمد خان صاحب محلہ سوگندہ بدایوں (میرپور)  
 المشہور  
 دارالکین بزم قاسمی برکاتی بدایوں بزم رضا مصطفیٰ و بزم رضا شیخ پور بدایوں

مسک برکات

عبدالصمد رضا برکات

۴۸۶  
۹۲

انتساب

آہ ایچ اس کوشش کاوش کر

اُن تمام فسر زندان تو حید اور مردان حق  
کے نام جن کے دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم و  
محبت اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں ڈوبے  
رہتے ہیں اور ہمہ وقت قبول حق کے لئے تیار  
رہتے ہیں۔ منسوب کرتے ہیں۔

خدا یم قاسمی برکاتی بدایوں شریف

اور اکیس کبھی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر سید الیون یونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## نگاہ اولین

برادران مسلمین :- ہم احباب اہلسنت آپکو مولوی خلیل احمد خاں بکھیری ثم بدالونی کے تبدیل مذہب سے سلسلہ میں کچھ اشارات بتا کر صرف یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم نے کتنی مدت صبر سکون سے کام لیا کہ ان کو مہلت دی ہو۔ یہ سب دیکھ کر اس طریقہ کو اختیار کیا جو مولوی مذکور کے لئے ضروری تھا جب یہ حجاب سمجھ لیا کہ مولوی مذکور کسی طریقے سے رہا راست پر نہیں آ رہے ہیں اور وہ اپنے دلائل کا سدھ و فاسدہ سے لوگوں کے ایمان خراب کرنے پر تلے ہوئے ہیں ہٹ دھرمی اور فتنہ پر قائم ہیں ضروری سمجھا کہ مولوی مذکور کی حقیقت کو بے نقاب کر کے اہل سنت کو ان کے مکر و فریب و گمراہی سے بچایا جائے اور عامۃ المسلمین بھی خوب اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہم احباب بدایوں نے مولوی مذکور کو افہام و تفہیم کے مستند مواقع فراہم کئے ہیں اور تمام حجت کے ہر دروازے کو پورا کر دیا ہے۔ اور عامۃ المسلمین کو یہ کہنے کا بھی موقع ملے کہ مولوی خلیل احمد خاں کے ساتھ جلدی کی گئی لہذا ابتداءً مختصر فیہ گوشتے آپ کو سمجھنے کیلئے حاضر ہیں۔

مولوی خلیل احمد خاں بکھیری کے لڑکے جوان ہوئے مدرسہ امینیہ دہلی دارالاندوہ لکھنؤ میں داخلہ لیا جب انکی ہوا لگی تو چند سال کے عرصہ ہی میں اعمال کی تبدیلی شروع ہو کر عقائد کی تبدیلی کا دور شروع ہو جائیگا۔ احباب اہلسنت بدایوں سے یہ سمجھتے رہے کہ یہ بد اعمالی آج کے ماحول کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے مگر ہمارا یہ خیال بیکار ثابت ہوا وہاں تو حقیقت یہاں کچھ ان بھی اب کیا تھا ایک ہیجان پیدا ہوتا ہے احباب بدایوں نے فرود آمد مولوی مذکور سے بات کرنا شروع کر دی مولوی مذکور

ہر ایک کو مطمئن کر دیتے کسی سے کچھ کہتے تھے اور کسی سے کچھ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ احباب میں  
انتشار و افرا تفری کی فضا پیدا ہو گئی جس نے ایک دوسرے سے ایک دوسرے کو الگ  
کر کے رکھ دیا مگر ان حضرات میں سے انتشار کا کوئی اثر نہ تھا ایک دن ایسا اتفاق  
ہوا کہ سوالی میں مولوی خلیل احمد بخوری سے مولوی مظفر علی صاحب سہسوانی  
سے گفتگو ہو جاتی ہے جس سے یہ صاف ظاہر تھا مولوی خلیل احمد بخوری دیوبندیوں  
کے حامی و مددگار ہیں بلکہ ہر عقیدے دیوبندی تھے ہیں مولوی مظفر علی صاحب  
سہسوانی نے گفتگو کے بعد پہلوؤں کو ظلم بند کر دیا اور چند گفتگو کو سننے والے حضرات  
کے دستخط لکھائے لئے بعدہ احباب بدایوں کو بتایا کہ آپ لوگ آپس میں کیوں انتشار  
کرتے ہیں مولوی خلیل احمد بخوری قطعی دیوبندی ہو چکے ہیں۔ اپنی گفتگو کو قلم  
بند کر کے حضرات علماء کرام کے پاس میرٹھ۔ سبیل۔ مراد آباد۔ مبارک پور بدایوں  
دیوبند۔ پٹنہ۔ پٹنہ۔ حضرات علماء کرام کے پاس سے جواب آجاتے ہیں مولوی مظفر علی  
سہسوانی جو ابان کو لیا کہ مولوی خلیل احمد خاں بخوری کے مکان پر پہنچتے ہیں۔  
ان کو بتاتے ہیں کہ آپ کی اور ہماری قلم بند گفتگو پر جو جوابات آئے ہیں ان کو ملاحظہ  
فرمائیں جس کو دیکھ کر غصہ میں پھر جاتے ہیں اپنی پرانی روش کے مطابق فرماتے  
ہیں کہ یہ علماء جاہل ہیں ان معنیوں کو آتا جاتا کیا ہے میرے سامنے لاؤ تو معلوم  
ہو مثنوی کیسے لکھا جاتا ہے مولوی مظفر علی صاحب نے فرمایا کہ علماء تو سامنے آ ہی  
جائیں گے میں تو اس وقت آپ کو حکم بتانے آیا ہوں کہ آپ پر دیوبندی ہونے کا حکم  
ہے جس سے آپ تو ہر جہاں کہیں مولوی خلیل احمد بخوری کے حکم شریعتاً نہ اسے پر  
مولوی مظفر علی سہسوانی واپس چلے آتے ہیں اور یہ سارا اجلاس احباب اہل سنت  
بدایوں کو بتاتے ہیں اس کے بعد یہ مشورہ ہوتا ہے کہ حضرات علماء کرام کو حاکمان  
سے بارگاہ جائے اور مولوی خلیل احمد بخوری کا ہے چند تحریری سوالات کے جائزہ

مولانا مولوی مظہر حسن صاحب قادری نیز احباب اہلسنت بدایوں کے شہد مسند  
 دیکھو تشریف میں سوالات قائم کر کے احباب بدایوں کے دستخطوں کے ساتھ مولوی  
 خلیل احمد بخوری کو رجسٹری بھیج دیتے ہیں۔ جب ایک سال کا عرصہ گزر گیا اور کوئی  
 جواب نہ آئے پر مجبوراً مولوی مظفر علی سہسوانی نے قلم بند تحریر سہسوانی پر چھٹا کر  
 سنگرائے تھے ان سے چند کو اسلام و سنیت و حفاظت ایمانی کی خاطر سنا م  
**اظہار حق** چھاپ دیا گیا اس کتاب میں اس عقیدے دیوبند کو چھاپا گیا  
 کہ خدا بخیر دل سکتا ہے یا بول چکا اور مولوی خلیل احمد اب اسی عقیدے کے حامی  
 اور مددگار ہیں اس کو چھاپنے کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا علماء کو باخبر رکھنے کا چونکہ  
 عمل جاری تھا اب یہ اشد ضروری سمجھا کہ حضرت بابرکت والاد جت عظیم المرتب  
 مولانا مولوی حافظ قاری سید شاہ حسن میاں قبیلہ برکاتی سجادہ نشین خانقاہ برکاتی  
 ماہرہ مظہرہ ضلع ایسہ کو مولوی خلیل احمد خاں کے تفصیلی واقعات سے آگاہ کیا جائے  
 احباب بدایوں نے حضرت کو آگاہ کیا حضرت حسن میاں صاحب قبیلہ نے بدایوں نظر  
 لانا منظور فرمایا حضرت نے کمال شفقت و مہربانی و جذبہ ایثار و ہمدردی فرماتے ہوئے  
 ایک ماہ میں دوبار بدایوں تشریف لاکر مولوی خلیل احمد خاں سے بات چیت کی۔  
 حضرت نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا کہ جو خبریں مجھ تک پہنچی تھیں وہ بالکل سچ ہیں مولوی  
 خلیل احمد واقعی بدل چکے ہیں حضرت حسن میاں صاحب قبیلہ نے مذہبی ذمہ داری کا  
 سچے سچے نظریہ ضروری سمجھا کہ دیگر علماء کرام سے بھی بات چیت کرائی جائے حضرت  
 نے حسن میاں قبیلہ نے مولوی خلیل احمد سے کہا کہ آپ دیگر علماء سے بھی بات چیت فرمائیے  
 پسند کریں گے مولوی خلیل احمد دیگر علماء سے بات کرنے کو راضی ہو گئے حضرت حسن میاں  
 قبیلہ ماہرہ مظہرہ واپس تشریف لے گئے ٹھوڑے ہی عرصے بعد حضرت حسن میاں صاحب  
 قبیلہ نے حسن قاسمی سے بل ایک خط لکھا کہ آپ ساء رہ رہ تشریف لے آئیں تاکہ بات

جیسا کہ ہو جائے مگر مولوی خلیل احمد نے بات چیت کو ٹال مٹول کر کے التوا میں  
 ڈال دیا اور آج تک ماہرہ و مہرہ نہیں پہنچے جبکہ حضرت حسن سیال قبلہ فاضل  
 مکمل فرائض و نماز کے ساتھ مولوی خلیل احمد کی اصلاح کیلئے ہر دروازے کو کھول  
 دیا تھا مگر ان حضرت پر کوئی اثر نہ تھا حضرت حسن سیال صاحب قبلہ نے اتمام  
 حجت کی تمام تر تدبیریں بروئے کار لا کر ان کو ہر موقع دیا گیا مگر انیسویں مولوی خلیل  
 احمد اپنی شدید ہٹ دھرمی اور گمراہی جمے ہی رہے اسی دوران قاضی شمس الدین صاحب  
 جوہپوری تک مولوی خلیل احمد کی خبر میں پہنچیں ہیں قاضی شمس الدین صاحب جوہپوری  
 ۱۹۰۰ء مطابق ۱۵ جنوری ۱۹۸۰ء بروز شنبہ بدایوں آکر مولوی خلیل احمد سے  
 مسجد جعفری میں بعد نماز ظہر قریب ۳ بجے گفتگو کرتے ہیں اس گفتگو میں اتفاقہ آنے  
 والی ہے حضرت علامہ مفتی جلال صاحب ناگ پوری و حضرت علامہ رضوان الرحمن صاحب  
 مفتی اور بھی بعض سماعت گفتگو موجود تھے یہ دونوں حضرات عربی و غوی  
 بریلی شراف کے بعد بعض فاضلہ و زرات اولیاء بدایوں میں حاضر ہوئے تھے۔  
 محکماتی و ہدایت قاضی شمس الدین صاحب جوہپوری اور مولوی خلیل احمد سے گفتگو ہوتی  
 رہی گفتگو جو نکہ آخر تک بھی صرف افہام و فہم کے لئے تھی اسی لئے آگے نہ بڑھایا گیا  
 مگر پھر بھی نتیجہ خیر ہو نہ سکا پہنچنے والی تھی مولوی خلیل احمد کے چھوٹے لڑکے احمد  
 نے سیال اپنے باپ کی ناکامی دیکھتے ہوئے شرائط گفتگو کی خلاف ورزی کر کے ملا  
 شخص کر دی اور گفتگو کو آمادہ نفاذ تک پہنچا دیا قاضی شمس الدین صاحب نے  
 کمال احتیاط و انشوری کے ساتھ موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے اور آئندہ گفتگو  
 کی توقع دینے کی وجہ سے گفتگو کو ختم کر دیا مسجد جعفری کی یہ گفتگو طیب کر لی گئی ہے۔  
 قاضی شمس الدین صاحب اور اتفاقہ آنے والے دونوں علماء کرام افتخار الدین صاحب  
 برکان ہر آجائے ہیں اور مولوی خلیل احمد خاں صاحب سے اپنے ہم نوا بر مولوی محمد قیوم  
 حسن صاحب امام جامع مسجد قیسی بدایوں کے ساتھ کہیں چلے جاتے ہیں۔

کیونکہ مولوی محمد اقبال حسن صاحب امام جامع مسجد مولوی خلیل احمد صاحب  
 کی ہمنوائی میں مسجد جعفری میں موجود تھے اتفاقاً آنے والے علماء کرام ٹھہر جاتے ہیں اور  
 دوسرے روز ۲۷ صفر ۱۴۱۷ھ کی صبح کو ایک تحریر گفٹگو کو مکمل کرنے کے بعد مولوی  
 خلیل احمد خاں کے پاس پہنچے ہیں جس کو مولوی خلیل احمد خاں منظور کر لیتے ہیں انہی تحریر کی  
 منظوری کے بعد قاضی شمس الدین صاحب نیز اتفاقاً آنے والے علماء کرام مولوی خلیل  
 احمد کے تبدیل ماریب کی تصدیق کر کے اپنے وطن واپس ہو جاتے ہیں مفتی غلام  
 محمد خاں صاحب ناگپوری ۲۷ صفر ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۹۸ء کی تحریر کی منظوری  
 کے تحت ایک ماہ کے اندر ہی متعدد سوالات پر <sup>مشتمل</sup> ایک ریسٹری مولوی خلیل احمد  
 خاں کے نام بدایوں پہنچے ہیں کہ آپ ان سوالات کے جوابات بہت جلد دیں گے مولوی  
 خلیل احمد خاں نے کوئی جواب نہیں دیا مفتی غلام محمد خاں صاحب تحریر کا اظہار  
 تقاضے پر تقاضہ کر رہے ہیں مگر یہاں تو ہاتھ اتنا درست ہے کہ ہر تقاضے سوالات  
 کو ہضم کیا جا رہا ہے پھر مہجور مفتی ناگپور نے اپنے سوالات سنا ہائے الینان میں  
 بھول میں چھاپ دینے ہیں احباب بدایوں رسالہ المیزان کو مولوی خلیل احمد کے  
 پاس پہنچا دیتے ہیں مگر اس کے باوجود بھی جواب نہ دار طبع ایک سال کا عرصہ گزرتا  
 جاتا ہے مفتی ناگپور اسی سال تحریر کی بات چیت کے دوران زبانی گفٹگو کو بھی منظور  
 کر چکے ہیں جس کو مولوی خلیل احمد نے ۲۶ صفر ۱۴۱۷ھ منظور کر لی ہے اب پھر عرس  
 قاسمی آجاتا ہے مولوی خلیل احمد کے بڑے لڑکے عتیق احمد عرس قاسمی میں ساہیو  
 سٹہرہ پہنچتے ہیں اور ۱۵ صفحات پر مبنی ایک تحریر حضرت حسن مہیا صاحب قبلہ کو  
 دیتے ہیں وہاں موجود علماء کرام مشائخ عظام اس تحریر کو پڑھتے ہیں انتہائی دکھ اور  
 افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ تو دیوبندیوں کے حامی ہی نہیں بلکہ ان کے  
 قدم آگے نظر آتے ہیں عرس قاسمی کی مبارک تقریبات کا دوسرا دن ۲۷ صفر ۱۴۱۷ھ

کیا دیکھتے ہیں کہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپور کی حضرت مولانا مجیب اشرف صاحب  
 اعظمی اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب ناگپور سے تشریف لے آتے ہیں جب عتیق احمد سے  
 مفتی ناگپور کو دیکھا تو گھبرائے ہوئے انداز میں معلوم کیا کہ آپ اتنے لیٹ عرس میں  
 کیسے آئے مفتی ناگپور نے جواب دیا کہ میں بزرگانِ رساہ سے و بظہرہ کی قدم پوسی نہیں  
 حضرت حسن مہیاں صاحب سے نباؤ لہ خیال کرنے کیلئے آیا ہوں تاکہ ۲۶ صفر تک  
 کو ہونے والی بات چیت میں حضرت حسن مہیاں صاحب قبلہ بھی موجود ہوں جس سے یہ  
 عتیق احمد سراپا ہوا کہ بولے کہ ابا تو اس تاریخ میں بجزور ہو گئے مفتی ناگپور نے جواب  
 دیا کہ ۲۶ صفر انکی تحریری طے شدہ تاریخ ہے اور اگر ایسا ہے تو ہم کل ہی ان کو کوٹے  
 لیتے ہیں یہ سن کر عتیق احمد فوراً بایوں چل دیتے ہیں اور آٹا کو عطار کرام کے ادا دیوں  
 سے آگاہ کر دیتے ہیں ۲۶ صفر تک کو مفتی ناگپور مع اپنے ساتھی عطار کرام نہر حضرت  
 علامہ مفتی شریف الحق صاحب و حضرت مفتی عبدالصنان صاحب مبارکپوری کو ساتھ  
 لیکر بایوں تشریف لے آتے ہیں فوراً ایک تحریر لکھ کر مولوی خلیل احمد خاں کے پاس  
 بھیجتے ہیں مولوی خلیل احمد نے جواباً لکھ کر بھیج دیا کہ میں ۲۶ صفر تک مطابقت  
 ۱۹۸۸ء کو بجزور شادی میں جا رہا ہوں یہ وہی جواب تھا جو ان کے لڑکے  
 عتیق احمد سے بظہرہ میں دے کر آئے تھے ہمارے متعدد عطار کرام نے ان سے پھر کیا  
 ۲۶ صفر کو آپ اپنی طے شدہ تاریخ پر عہد پشش کر کے باہر جا رہے ہیں تو آج ۲۶ صفر ہے  
 ہمارے آپ موجود ہیں ابھی بات کر لیں مگر وہ کئی بات پر راضی نہیں ہوئے اور خلیہ بہانہ کر  
 رہے آپ خود ہی فیصلہ کرتے جائیں کہ یہ حضرت کس قدر سہل و فریب سے کام لیتے چلے  
 جا رہے ہیں ان کے ایک فریب کی مثال یہ بھی ہے کہ بچے دیوالیہ ہو وہ ۲۶ صفر کے اول شہد  
 کو حضرت تاج محمد ملت مولانا مجیب الرحمن صاحب قبلہ صدر آل انجمن تبلیغ حسینیت  
 دہلی ضلعی مہم العالیہ اور حضرت مولانا مولوی مفتی اختر رضا خاں صاحب قادیان کا جاتی  
 رصوی بریلوی کو کاسلج میں بات چیت کر کے ایک ایک تحریر حسام الحرمین کے بارے میں دے

چکے ہیں مگر اس سے بھی بھر کر گئے آدم برسر مطلب مولوی خلیل احمد ہرگز ہرگز عرس قاسمی سے  
آئے وائے علماء کرام سے بات چیت کرنے کو تیار نہ ہوئے اور پھر دیکھو تاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۸۱  
رجح الاکثر ۱۲۸۷ مطابق ۶ مارچ ۱۹۸۱ء جمعہ دو ہفتہ بعد جون فریقین میں طے پا گیا  
حضرت علماء کرام و اہلسنن ہو جاتے ہیں اور یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ ۶ مارچ ۱۹۸۱ء  
آخری اور فیصلہ کن تاریخ ہوگی اب ان کے کسی بہانے کو نہیں سنا جائیگا اگر بات  
کرتے ہیں تو ٹھیک اور نہیں کرتے ہیں تو ۱۵ صفر کی وہ تحریر جو انہوں نے حضرت حسن  
میاں کو دی ہے۔ فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہے ۶ مارچ ابھی نہیں آئی تھی کہ مولوی  
خلیل احمد نے بنام ضروری اعلان ایک اشتہار چھاپ کر عامۃ المسلمین کو دعوت  
دی کہ جیسے یہ طے پایا تھا کہ گفتگو صرف حضرات علماء کرام کے درمیان ہوگی ضروری اعلان  
اشتہار میں کا جواب مولانا آفتاب احمد خاں صاحب نے بنام انکشاف حقیقت دے دیا تھا  
ضروری اعلان حقیقتاً فرار کا ایک راستہ تھا مگر اس نے ان کو اچھی طرح حکم کے رکھ دیا ہے  
کہ اب انشاء اللہ کرم کہ ضروری ہیج کر نہیں جاسکتے ہر ۶ مارچ ۱۹۸۱ء کی سقر تاریخ آجاتی  
ہے اور حضرات مشائخ عظام و ممتاز علماء کرام کا نورانی قائلہ یکے بعد دیگرے سراج  
سے آنا شروع ہو جاتا ہے اور شرانگہ نامہ مناظرہ کی تحریری کارروائی شروع ہو جاتی ہے  
مگر مولوی خلیل احمد اپنی فریبکا چالوں کو پھر استعمال کرتے ہوئے اپنے موضوع کفایت  
جو ان کا ہر سوں سے مقرر کیا ہوا ہے۔ اور ضروری اعلان میں لکھ چھاپ دیا ہے منکر ہو جاتا  
ہے تحریری طور پر لکھ کر دے دیا کہ موضوع کفایت لسان پر بات نہیں ہوگی اب کیا  
تھا شہرت عام ہو جاتی ہے ایک اجل ہیج جاتی ہے چھ مارچ جمعہ مبارکہ کا دن  
آجاتا ہے سیکڑوں لوگ ہر طرف اکھٹے ہونے چلے آ رہے ہیں مسجد حنفیہ کے آس پاس  
کی سڑکوں پر ہجوم نظر آ رہا ہے حضرات علماء کرام کا ایک عظیم قافلہ سبزینہ یونیوں پر آگیا

یہ ہیں حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری سیال رضوی بریلوی حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب اعظمی مبارک پور حضرت علامہ مولانا مشاہد رضا خاں قادری سیال بھٹی حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں صاحب قادری رضوی ناگپوری حضرت علامہ مجیب اشرفی صاحب اعظمی ناگپوری حضرت مولانا منصور صاحب مجیبی ناگپوری حضرت مولانا خورشید احمد صاحب ناگپوری حضرت مولانا محمد شریف خاں صاحب ناگپوری حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب بسنوی حضرت مولانا محمد ایوب صاحب نعیمی مراد آبادی حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نعیمی مراد آبادی حضرت مولانا مفتی منظر احمد صاحب برکاتی دانا گنجوی حضرت مولانا منظر علی صاحب سہسوانی حضرت مولانا محمد حنیف خاں صاحب رامپوری نیز دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف و دوسرے مدارس عربیہ سے مدرسین حضرات مختلف شہروں قبول سے تشریف لے آئے ہیں آج ۶ مارچ جمعہ مبارک کے بدایوں کا تاریخ ساز دن ہے۔ اس عظیم نورانی شخصیتوں نے سرزمین بدایوں پر باطل کے سامنے آکر ثابت کر دیا ہے کہ ہم کہیں بھی ہوں و فاداری کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت ایمانی کے لئے ہمہ وقت ہر لمحہ ہر مقابلہ سے نبٹنے کے لئے تیار ہیں نماز جمعہ ادا ہوتی ہے اور علامہ مجیب اشرف صاحب نے قبل جمعہ اور مفتی شریف الحق صاحب نے بعد جمعہ اپنی ولولہ انگیز تقریریں فرما کر آئینہ الے سیکڑوں لوگوں کے قلوب کو باغ کھردیا ہے۔ ایسا اجتماع عظیم مشکل سے ہی دیکھنے میں آتا ہے ایسی دلچسپی جو اس میں ہے کسی مناظرہ میں دیکھنے میں نہیں آتی اعلان کر دیا گیا ہے کہ مولوی خلیل احمد بھوری ثم بدایونی جو آج تک لوگوں کو فریب دیکر دھوکہ میں رکھا ہے آج بھی آخری اور فیصلہ کن ۶ مارچ کو انھوں نے اپنے موضوع کف لسان یعنی جن کفریات دیوبندیہ پر حسام الحرمین اور الصورم الہندیہ میں اکابر دیوبند کی تکفیر کی گئی ہے اور اپنے

ضروری اعلان میں بھی چھاپا ہے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ انکار اور موضوع سے ہٹنا  
 ہی ان کی شکست ہے بس کیا تھا لغو نگہ اور لغو رسالت مذہب اہلسنت پائندہ  
 باد علماء اہلسنت زندہ باد سے پوری فضا گونج رہی تھی اور مجمع منتشر ہو جاتا ہے۔  
 اب اشتہار ضروری اعلان میں نے مولوی خلیل احمد کو اپنے ہی دام میں پھانس رکھا تھا  
 کام آتا ہے اور چند عائدین شہر اپنی پوری کوشش صرف کر دیتے ہیں مگر ان کی کوشش کارآمد  
 ثابت نہیں ہوتی ہے۔ اور ۶ مارچ کا دن جمعہ مبارک ختم ہو جاتا ہے شب آجاتی ہے اور  
 کوشش پھر تیز ہو جاتی ہیں اور قریب ۱۲ بج جاتے ہیں عائدین شہر سخت پریشان ہیں۔  
 مولوی خلیل احمد اپنے مقررہ موضوع کف لسان پر ہرگز تیار نظر نہیں آتے دیکھ کر عائدین  
 نے کہا کہ آپ کو بات چیت ضرور کرنا ہے آخر میں انھوں نے یہ شرط رکھی کہ اچھا بغیر شرط  
 پر آپ بات چیت کریں عبور آچار و ناچار بغیر شرط بات چیت پر مولوی خلیل احمد کو  
 راضی ہونا ہی پڑا کیونکہ وہ خود ہی اپنے دام میں پہلے اسی پھنس چکے تھے۔ ہمارے علماء کو  
 نے بھی بغیر شرط بات چیت کی منظوری دے دی۔ جب احباب اہلسنت نے حضرات  
 علماء کرام سے معلوم کیا کہ آپ نے بغیر شرط کیوں منظور کیا تو ارشاد فرمایا کہ ہم نے ضرر  
 اس وجہ سے اس بات کو منظور کیا کہ مولوی خلیل احمد آج تک فریب میں رکھے ہوئے  
 ہیں اور مزاج بھی ہر شخص کی آنکھ میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں لہذا ہم ان کے اس فریب  
 کو دوران گفتگو میں بے نقاب کرنا چاہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کم فرار شدہ موضوع ہے  
 ان کو لے آنا ہمارا کام ہے اور ۷ مارچ ۱۰ بجے دن بچین بھائی صاحب کی کوٹھی میں  
 مناظرہ ہونا چند عائدین شہر کی موجودگی میں طے پا جاتا ہے۔ احباب اہلسنت بدایوں کا  
 جانب سے حضرت علامہ شاہد رضا خاں صاحب کی بھتیجی اور اور حضرت علامہ ضیاء العصفی  
 صاحب اعظمی کو مقرر کر دیا گیا یہ حضرات دس بج کر پندرہ منٹ پر کوٹھی پہنچ جاتے  
 ہیں اور مولوی خلیل احمد جو ٹھکانے پر مددگار جن دعوت دی تھی ان میں سے بھی کوئی

نہ آیا تھا اپنے لڑکوں داماد اور شاگرد محمد یوسف ناگدا والوں کے ساتھ قریب دس بجکر  
 ۳۵ منٹ پر کوٹھی پر پہنچتے ہیں۔ قریب اچھے غیر موضوع اور غیر مشروط بات چیت سے مناظرہ  
 کا آغاز ہوتا ہے حضرت مولانا شاہد رضا خان صاحب نے موضوع بات چیت کا قریب ایک  
 گھنٹہ تک جوابات دیکر مولوی خلیل احمد کو ناکارہ بنا دیا تھا اور بڑی خوبصورتی  
 کے ساتھ انکے طشوعہ موضوع کف لسان میں کاوہ تحریری انکار کر کے راہ فراوان  
 کر چکے تھے موضوع کف لسان کو مستعین کر لینے میں آپ کیا تھا یہ اللہ کے شیر موضوع کف  
 لسان سے ادھر ادھر ٹپے نہیں دیتے ہیں ضرب پر ضرب پڑ رہی تھی ان بچاروں کے پاس  
 سوائے لفاظی اور باطل دلائل دیوبندیہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ  
 حضرت علامہ شاہد رضا خان صاحب نے اپنی مہارت علمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام فقہی دلائل  
 کے ساتھ اندر کا ظہور سے کافتویٰ صادر فرمادیا یعنی مولوی خلیل احمد بخجوری اپنے ہی  
 دلائل کی بنا پر کاغذ میں مگر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اپنی دانشوری اور دور  
 اندیشی کو نظر رکھتے ہوئے مولوی خلیل احمد کو ایک اور موقع دیا اور گفتگو کو اپنے  
 ہاتھ میں لے لیا اب کیونکہ یہ سمجھنے والے ہیں۔ ناز و غیرہ بڑھتا ہے وقفہ ہو جاتا ہے بعد  
 وقفہ کے پھر بات چیت کا آغاز ہوتا ہے اور یہ سلسلہ قریب بعد نماز مغرب تک  
 چلتا رہا اور یہ گفتگو انتہائی مسودہ شدہ تھی حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب نے اپنے  
 مکمل علمی دلائل سے متعدد دلائل بر توڑ چکے کہ مولوی خلیل احمد بخجوری کی شہرت یافتہ علمی  
 کڑھیا کہ پاش پاش کر کے کھدیا تھا ان کے پاس سوائے ضد اور حمايت دیوبندیہ کے کوئی  
 مفول دلیل نہ تھی جس سے دیوبندی مولویوں کا کفر اٹھا سکیں اب ان کا حصار آجہرم کھل  
 چکا تھا سوائے بھاگنے کے اور کوئی راستہ نہ تھا بالآخر بھاگنے کا راستہ تلاش کر ہی لیتے  
 ہیں ہار جھک مار کر کہتے ہیں کہ میں مباحولہ کے لئے تیار ہوں مصلح کر لیجئے۔ حضرت ضیاء المصطفیٰ صاحب

نے سروقن مباحلہ کا جواب دیا اور اپنی حق گوئی و سچائی کی خاطر فوراً پوری عبارت مباحلہ کی لوگوں کو سنائی اب مولوی خلیل احمد سے کہا گیا کہ آپ بھی اپنی مباحلہ کی عبارت لوگوں کو پڑھ کر سنائیں پس اب کیا نفا گھبرائے الفاظ میں اگر مگر کی عبارت پڑھنے لگے اگر مگر صرف اس وجہ سے تھا کہ جان رہے تھے میں صحیح عبارت سنا کر قسم کھاتا ہوں تو میرے اوپر عذاب نہ اتر آئے کیونکہ میں دشمنان خدا اور رسول کی حمایت پر دروغ گوئی میں مبتلا رہوں ہمارے مذہب میں شہر نے خوب اچھی طرح سمجھ لیا اور کہا کہ آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔ مولانا خلیل احمد خوب سمجھ چکے تھے کہ بہت بار چکا ہوں کر ٹوٹ چکی ہے۔ لہذا عمائدین شہر کو آپس میں محو گفتگو دیکھ کر کنا میں پھلکے سے اٹھتے ہیں اور بغیر کسی کو بتائے بڑی خاموشی کے ساتھ بھاگ نکلتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں جلدیے علما کرام اور دیگر حضرات دیکھتے ہی رہ گئے کہ مولوی خلیل احمد کدھر روتا رہا ہو گئے کوٹھی میں جاتے وغیرہ کا پہلے سے انتظام کیا گیا تھا ہمارے علما کرام کو کوٹھی میں موجود ہیں مولوی خلیل احمد بخوری کے فرار ہونے اور شکست پاش کی خبر عام ہو جاتی ہے اور برادران اہلسنت اپنے اپنے ہاتھوں میں پھولوں کے گجرے لے ہوئے کوٹھی پہنچ جاتے ہیں عمائدین شہر ان لوگوں کو روک رہے ہیں کہ آپ لوگ ابھی ٹھہریں۔ چائے وغیرہ پی لیتے ہیں پس جیسے ہی کوٹھی سے باہر علما کرام آتے ہیں برادران اہلسنت اپنے اپنے گجرے علما کرام کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور لیشکل جلوس لغزہ تجبیر لغزہ رسالت لغزہ عجوت ملت ملت اہلسنت زعمہ باد بھٹک اٹھتی حضرت نہیں چھوڑ سکے علما اہلسنت زندہ باد فارغ مناظرین زندہ باد کے نعروں کے ساتھ بھائی افتخار الدین کے مکان پر آ جاتے ہیں۔ اور یہ ہیں برادران اہلسنت کی ایک کثیر تعداد کو مناظرہ کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہیں۔ افتخار الدین کے مکان پر لاوڑا سپکیر لگا دے جس کے ہیں مکان کچھ بھرا ہوا ہے اور ہر طرف آدمی ہی آدمی نظر آ رہے ہیں مولوی خلیل احمد کی شکست فاش کی اطلاع سننے کے بعد مجمع منتشر ہو جاتا ہے کیونکہ آج ہی بعد عشا جناب

رئیس احمد خاں صاحب سابق ممبر ٹاؤن ایسبایڈ ایوں محلہ جالندھری سرائے کے یہاں  
 جشمہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظام کیا گیا ہے اور تمامی علماء کرام اس جشن میں مدعو  
 ہیں اس لئے بعد ختم ہو کر گرام فوراً ہی قریب ۹ بجے شب رئیس احمد ممبر صاحب کے مکان تمامی  
 علماء کرام جاتے ہیں اور بعد فراغت نماز وغیرہ ۱۰ بجے شب محفل کا آغاز ہوتا ہے تلاوت کلام پاک  
 اور نعت و منقبت کے بعد سب سے قبل حضرت مولانا مظفر احمد صاحب داتا گنجوی پھر حضرت  
 علامہ مجیب اشرف صاحب اعظمی و حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی و حضرت علامہ  
 مشاہد رضا خاں صاحب حشمتی سیالپوری و حضرت علامہ مفتی مولانا شریف الحق صاحب اعظمی اور  
 آخر میں حضرت نبیرہ علی حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب رضوی بریلوی اپنی نورانی  
 عرفانی حقانی ایمان افروز تقریر فرما کر محفل پر وجد طاری کر رہے تھے۔ محفل کیا تھی نورانی  
 رات تھی شمع رسالت کے پروانے دیوانہ وار جھومتے ہوئے چلے آ رہے تھے۔ کوٹھی کچھا کچھ  
 بھری ہوئی تھی حقیقتاً یہ محفل تاریخ ساز حیثیت کی حامل تھی رئیس احمد صاحب پھولے  
 نہ سہارے تھے قریب ۳ بجے شب صلاۃ و سلام کے بعد تمامی حضرات اپنے اپنے گھروں کو  
 واپس ہو جاتے ہیں۔ اور تمامی علماء کرام واپس افتخار الدین کے مکان پر تشریف لے آتے  
 ہیں۔ صبح ہوتا ہے یہاں اور حضرات علماء کرام کی واپسی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے مگر بہت  
 سے علماء کرام ابھی جلوہ فرما رہے ہیں کیونکہ محلہ کے نوجوان حوصلہ مند غلامان مصطفیٰ نے ہر  
 ماہ ۱۰ شہر کو سرخ شہید رحمت اللہ علیہ کے قریب سڑک پر ایک شاندار جشن ~~مظاہر~~ منانے کا  
 انتظام کیا۔ سڑک کو شاہیانوں و قناعتوں راڈوں تقیموں سے بھر دیا ہے اب کیا تھا  
 عشاء کا وقت آ جاتا ہے بعد نماز عشاء کلا پاک سے جشن کا پروگرام شروع ہوتا ہے نعت  
 کا تلاوت پیش کیا جا رہا ہے ایک بچوں کی ٹولی جس کو حضرت مولانا احمد حسن صاحب گنوری  
 شیم پلائیڈ لیکر آئے تھے۔ بہت ہی عمدہ انداز میں سریلی آوازوں کے ساتھ بارگاہ  
 رسالت میں نذرانہ پیش کر کے صبح کو باغ باغ کر دیا تھا اور دھر بھیج کا یہ عالم تھا کہ ہر

ہر طرف سے جوق در جوق سیکڑوں کی تعداد میں آدمی آرہے تھے مد نظر تک ادھی ہی آدمی تھے۔ جو اس بات کے مستظر تھے کہ کب تقریر کا سلسلہ شروع ہو اور ہم مولوی خلیل احمد مجذوری کے تبدیل مذہب پر ہونے والے مناظرہ کی تفصیل سن سکیں لہذا فوراً ہی تقاریر کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور سب سے قبل حضرت مولوی احمد حسین صاحب گنور علی اہلوتی نے چند منٹ بیان فرمایا اور پھر حضرت علامہ مجیب اشرف صاحب نواسہ صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنی دلولہ انگیز تقریر فرما کر مجمع پر وجہ تاری کر دیا تھا اور آخر میں حضرت علامہ مفتی اشرف الحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور نے مولوی خلیل احمد مجذوری کے تبدیل مذہب کے واقعات اور مناظرہ کی گفتگو پر شاندار تبصرہ فرماتے ہوئے انگریز میں تھی اور آخری فیصلہ صادر فرما دیا جو آپ کے سامنے موجود ہے قریب سونے شب جشن اتحاد کا یہ مبارک سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور ۹ مارچ ۱۹۸۱ء آجانی ہے اور ۳ بجے دن حضرت بابرکت رحمہ اللہ کے طریق آبرو و جے سعیت پیشوائے اہل سنت مفتی اعظم ہند دامت بوجہم العالیہ حرزمین بدایوں پر جلوہ افروز ہو چکے ہیں

رئیس احمد صاحب کی کوٹھی میں حضرت کا قیام ہے انوار کی بارش ہو رہی ہے پیر و اندوار شمع رسالت کے دیوانے جوق در جوق قطار در قطار حضرت کی نورانی صورت سیرت کو دیکھنے کے مشاق کچھ چلے آرہے ہیں دیکھتے ہی دیکھتے کوٹھی بھر چکی ہے سڑکوں پر ہر طرف ہجوم نظر آ رہا ہے چند نوجوان پوری استعداد کے ساتھ مجمع پر کنٹرول کرنے کیلئے مشغول ہیں ہجوم میں جوش و جذبہ کی وجہ سے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا ہے

داخل سلسلہ حضرات گروہ در گروہ مشرق بیت سے متفیض ہو رہے اور یہ سلسلہ قریب بارہ بجے شب تک جاری رہا سیکڑوں حضرات داخل ہو چکے ہیں مگر سلسلہ ختم ہونا نظر نہیں آ رہا ہے حضرت کی طبیعت چھیل تھی اور واپس بھی حضرت کو جانا تھا اس لئے بڑی مشکل

یہ مجمع پر کنٹرول کر کے جناب رئیس احمد صاحب نمبر ٹاؤن ایریاہ ایوں محلہ جالندھری سرکے  
 سے رخصت ہو کر بھائی افتخار الدین کے مکان میں جلوہ افروز ہوتے ہوئے بریلی شریف  
 تشریف لے جاتے ہیں اس عظیم ترین نورانی ذات بابرکت کی آمد سے یہ پورا ہفتہ تاریخ  
 ساز مثبت کا حامل ہے اور اس کو اگر یہ سینہ العلماء کہا جائے تو سچا نہ ہو گا مہاراجہ  
 مارچ تک یہ ایام ہمیشہ یاد کئے جائیں گے۔ آپ یہ ساری کام مکمل ہو جانا چاہا اور مولوی خلیل احمد  
 کے مکروہ فریب المدد پالیس کچھ کام نہ آسکا بالآخر ان تمام کاموں سے گذرنے کے بعد جشن فلاح  
 میں مولوی خلیل احمد بخنوری پر جو حکم صادر فرمایا گیا تھا اس کو لبشکل استفتاء ترتیب دے  
 دیا گیا اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب اعظمی نے اس پر جواب قلم بند فرمایا جس پر شہیرہ  
 اعلیٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب کی تصدیق و تہمید جو چند مناظرہ کی مجلسوں کے ساتھ  
 شامل ہے جو آپ کیلئے انتہائی مفید ثابت ہو گا۔ جس پر ہندوستان کے ممتاز ترین علماء کرام  
 و مفتیان عظام و مشائخ کرام کی تصدیقات سے پھر پور شرعی فیصلہ آپ کے سامنے ہے یہ آپ کا کام  
 ہے کہ آپ انتہائی خلوص سے الحب للہ والی بغض للکفر کے تحت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 روشنی میں پڑھیں اور اپنی غیرت ایمانی کا صحیح مظاہرہ کریں الیہما نہ ہو کہ آپ بغض و حسد  
 و ذاتی اغراض و مقاصد کی بنا پر اپنا ایمان کھو بیٹھیں۔ خدا بلند گ برتر اپنے حبیب صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہمیں سب کچھ قربان کرنے کی توفیق بخشے اور ہم سب سواہ اعظم  
 السنن و جماعت پر قائم رہیں حق بولیں حق کا ساتھ دے حق پر عمل کریں دعا ہے کہ ہم سب  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے رہیں آمین بجاہ النبی اکرم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و آلہ و صحابہ اجمعین مذہب اہلسنت بائکرہ یاد علماء اہلسنت زندہ ہوں۔

### نہایت اہم قلمی برکاتی برائیاں

(نوٹ) نگاہ اولین مضمون میں ہم نے جن گوشوں کو اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے  
 کئے ہیں ان کی مکمل تفصیل جس کے صفحات قلم بند ہو چکے ہیں اور ہاضمہ  
 پر مبنی مولوی خلیل احمد کی قلمی تحریر جو ان کے تبدیل مذہب کا روشن ثبوت ہے۔ جس کا جواب  
 علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری نے دیا ہے جو یہ صفحات پر مشتمل ہے منظر عام پر لانے والے میں انتظار  
 فرمائیں والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## برادرانِ مسلمین! مولوی خلیل احمد بجنوری شم بدایونی کے چند سال سے تبدیل مذہب

علمی و کرمی سے وقتاً فوقتاً گفتگو اور پھر ۶ تا ۷ مارچ ۱۹۸۱ء کے آخری  
اور فیصلہ کن مناظرہ کے بعد احبابِ اہلسنت کا علماء کرام سے انتظار

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین کہ مولوی خلیل احمد صاحب  
بجنوری شم بدایونی کے بارے میں جو عرصہ دراز تک حسام الحرمین اور الصوامع الہند  
کے فتاویٰ مبارک کے مطابق اشرف علی تھانوی، خلیل احمد انیسوی، رشید احمد گنوی  
اور قاسم نانوتوی کو کافر مرتد جانتے تھے اور برکلا اپنی تحریروں اپنی تقریروں  
میں ان سب کے کافر مرتد ہونے کا اعلان کرتے تھے اور ان کے حامیوں سے  
ہمیشہ مناظرہ مقابلہ کرتے تھے ان سے میل جول، سلام کلام، نشست برخاست  
کو حرام قطعی جانتے تھے اور اس پر بہت شدت کے ساتھ عمل پیرا تھے۔ بلکہ  
وہ اپنی دیوبندیوں سے میل جول رکھنے والے سنی مسلمانوں کو بھی اپنے  
قریب چھٹکنے نہیں دیتے تھے اس قدر شدت کے باوجود ہمیں سخت حیرت  
ہوتی ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو دہائیوں کے مدرسہ میں تعلیم دلاتے تھے۔  
اب کچھ دنوں سے انہوں نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے۔ اپنی نجی مجلسوں  
میں بڑا جتنار کھایا علماء اہلسنت کی بھرپور غیبت کرتے رہتے ہیں۔ افسوس

اور بہتان باندھنے سے بھی باز نہیں رہتے۔ اس کے برخلاف علماء دیوبند کی بہت لمبی چوڑی تعریفیں کرتے ہیں۔ ان کی تکفیر کے بارے میں کف لسان کرنے لگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے بسط البنان اور خلیل احمد انیسٹروی کا قول دیکھا ہے مواخذہ اخروی کے اندیشہ سے احتیاطاً انکی تکفیر سے کف لسان کرتا ہوں ان کا کہنا یہ ہے کہ بسط البنان کی مندرجہ ذیل عبارت حفظ الایمان کی کفری عبارت سے توبہ درجوع ہے۔

میں نے یہ خبیث مضمون، احسام اطہرین و تہجد وغیرہ میں میری طرف منسوب کیا گیا ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل اور ہر جانور اور ہر چوہا بے کو حاصل ہے کسی کتب میں نہیں لکھا۔ اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا خطہ نہیں گزرا اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد راحتہ یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

اسی طرح مولوی خلیل احمد انیسٹروی کا یہ قول پیش کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو بندہ پر الزام لگایا ہے بالکل بے اصل اور لغو ہے۔ میں اور میرے اساتذہ ایسے شخص کو کافر متدعون جانتے ہیں جو شیطن علیہ اللعن کیا کسی مخلوق کو بھی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے علم میں زیادہ کہے۔ یہ کفر یہ مضمون براہین کی کسی عبارت میں نہ مراحتہ نہ کنایتہ مجھ کو تو مدت العمر کبھی اس کا دوسوہ نہیں ہوا۔ (ملقطاً)

اور کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے اہل امام غزالی نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے اس لئے میں مولوی

اشرف علی تھانوی وغیرہ کی تکفیر سے کف لسان کرنے لگا ہوں۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی خلیل احمد مذکور اپنے اس قول میں حق بجانب ہیں یا نہیں۔ وہ کافر ہیں یا مسلمان؟ انکے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز اور ان سے مرید ہونا درست ہے یا نہیں۔ اور جو لوگ بیعت ہو چکے ہیں وہ کیا کریں بدینہ توجہ وا خلدوا غایب ہو گئے۔

حضرت علامۃ الشیخ مولانا شاہ مفتی شریف الحق صاحب قادری نائب مفتی اعظم ہند مظہر العالی مفتی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا ایمان افروز جواب :-

الجواب۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان ص ۱۰ پر یہ لکھا ہے پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدمہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و جنوں بلکہ صحیح حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے تھانوی صاحب نے اس عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک کو ہر کس و نا کس، بچوں، پاگلوں، جانوروں، چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دی یا ان کے برابر کر دیا۔ یہ بلا شک و شبہ یقیناً حتماً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مرتبہ شدید تو ہیں ہے۔ اسی طرح مولوی خلیل احمد ابی حقوی نے براہین قاطعہ ص ۱۰ پر پہلے یہ لکھا کہ "حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کی بھی خبر نہیں تھی اور شیطان اور ملک الموت کو زمین کا علم محیط حاصل ہے" پھر اس کے بعد یہ لکھا کہ "شیطان اور ملک الموت کو یہ وسوسہ نص سے ثابت ہوئی۔"

قرآن کے وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک  
 شرک ثابت کرتا ہے اس کا صاف صریح یہ مطلب ہوا کہ انبیہوی صاحب  
 شیطان کی وسعت علم کو یعنی شیطان کے علم کے زائد ہونے کو نص یعنی قرآن  
 حدیث سے ثابت مانتے ہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وسعت علم سے  
 مطلقاً انکار کرتے ہیں۔ انکار ہی نہیں اسکو شرک بتاتے ہیں۔ اس کا حاصل یہ ہوا  
 کہ انبیہوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے کہ انیسویں صدی کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے علم سے زیادہ ہے یہ بھی بلا کسی شک و تردید کے حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں ناقابلِ برداشت کھلی ہوئی توہین ہے اور وہ  
 میں کسی مسلمان کو ادنیٰ سا تردد بھی نہیں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی شان اقدس میں ادنیٰ سی توہین کرنے والا اسلام سے خارج اور کافر ہے  
 امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے  
 والے کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے درمختار دور غرہ برازیہ  
 و غیرہ میں ہے۔ مکن مثلاً فی کفر و عذابہ کفر۔ شفاء قاضی عیاض میں اور شامی  
 میں ہے۔ اجمع المسلمون علی ان شاتمہ کافر من شاتمہ فی کفر و  
 عذابہ کفر۔ مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں صفت پر یہ لکھا۔  
 "خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہوتا عوام کا خیال ہے اس میں بالذات کچھ تفصیل  
 نہیں۔ یہ مقام درج میں ذکر کے قابل نہیں۔ اس کو فضل و کمال میں کچھ دخل  
 نہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف یہودہ گوئی کا وہم لازم آتا ہے حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نقص کا توہم ہوتا ہے۔ قرآن میں بے ربطی لازم  
 آتی ہے۔ پھر صفت پر لکھا۔ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ موصوفہ ہو  
 نبوت بالذات ہیں اور انبیاء بالعرض۔ پھر صفت پر لکھا کہ بالعرض اس کے

زمانہ یا بعد زمانہ نبوی کوئی بنی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ  
آئے گا۔ (خلاصہ عبارات)۔ ان سب کا حاصل یہ نکلا کہ نانو تو ہی صاحب  
کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ہیں۔ آپ کے  
زمانہ میں یا آپ کے بعد بھی بنی پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ عقیدہ بلاشبہ کفر مرتکب ہے  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہو یا ضروریات دین سے ہے اور  
ضروریات دین کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ امام غزالی کتاب الاقصاد  
میں فرماتے ہیں۔ ان الامۃ فہمت من ہذا اللفظ انہ انہم عدم  
نبی بعدہ ابد او عدم رسول بعدہ ابد او انہ لیس فیہ تاویل  
ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من الراجح البغیان لا  
یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکلف لہذا النص الذی اجمعت الامۃ  
علیہ انہ غیر مؤول ولا مخصوص۔ یعنی تمام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اتحیت نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتا رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد کبھی کوئی بنی نہ ہوگا۔ کبھی کوئی رسول نہ ہوگا۔ اور تمام امت نے یہی  
مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخری نبی کے سوا خاتم النبیین کے کچھ  
اور معنی گڑھے نہ اس عموم میں کوئی تخصیص ہے کہ حضور کے شخصی نبوت کو  
کسی زمانہ یا زمین کے کسی طبقہ سے خاص کیجئے اور جو اس میں تاویل و تخصیص  
کو راہ دے اس کی بات جنوں یا نشہ یا سرسام میں پھنسنے یا بے ہوشی کے قبیل  
سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وہ آیت قرآنی کی تکذیب  
کر رہا ہے جس میں کسی تاویل و تخصیص نہ ہو سکتی۔ برائے ہر قوم کا اجماع  
ہو چکا ہے۔ انہیں وجودی بنا پر علماء عربین و عجمین و ہندوستان و ہندو نے ان  
لوگوں کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کہ یہ لوگ حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کرنے اور ختمِ نبوت کا انکار کرنے کی وجہ سے ایسے کافر مرتد ہیں کہ جو ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد انکو کافر مرتد نہ مانے نہ کہے ان کے کافر مرتد ہونے میں شک کرے انہیں کافر کہنے سے کفِ لسان کرے وہ خود کافر ہے۔ **الصواعق المہندہ** یہ میں ہندوستان کے تمام علماء اہلسنت کا یہ فتویٰ برہما برہمن سے چھپ رہا ہے جس میں علماء بدایوں۔ علامہ رامپور۔ علامہ دہلی۔ علامہ کلکتہ کی بھی تصدیقات موجود ہیں۔ خصوصیت سے حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب بدایونی و مولانا عبدالغفار صاحب رام پوری کی بھی تصدیقات موجود ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں مولوی خلیل احمد بجنوری بدایونی جب کہ ان اکابر دیوبند کے ان کفریات پر مطلع بھی ہیں۔ اور ان کے اعذار لنگ سے بھی واقف ہیں۔ علماء اہلسنت نے ان سب کے جھوٹے کہنے میں اس پر بھی واقف ہیں پھر بھی اب انکو کافر نہیں کہتے بلکہ یہ بھی حسب تصریح ائمہ امت و علماء ملت کافر مرتد ہیں۔ ان کا یہ بہانہ کہ میں نے جب سے بسط البنان اور انبیٹھوی کا وہ قول دیکھا ہے کہ لسان گرما ہوں ناقابل قبول ہے۔ رہا بسط البنان کا فقہ تو بسط البنان آج نہیں چھپی ہے ۱۳۶۹ھ میں نکلی گئی ہے اس وقت سے برابر خط لایا کے ساتھ چھپ رہی ہے۔ یہ کف لسان اگر بسط البنان کی وجہ سے ہوتا تو شروع میں جب بسط البنان چھپی تھی اور مولوی صاحب مذکور نے دیکھا تھا اسی وقت سے کف لسان کرتے برہما برہمن بسط البنان دیکھنے کے باوجود بھی تھانوی کی تکفیر کرتے رہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ تکفیر سے کف لسان کی وجہ بسط البنان نہیں ہے بلکہ ان کے دل کی بیماری ہے۔ **ثانیاً بسط البنان** یا **انبیٹھوی** کا قول ان دونوں کا اپنی کفری عبارت

کا انکار ہرگز ہرگز نہیں۔ سخاوی نے بسط البیان میں یہ کہا کہ یہ کبھی نہیں لکھا ہے کہ حفظ الایمان کی وہ صفہ والی عبارت میری نہیں ہے۔ بلکہ اس نے بسط البیان میں اس بات کا اقرار کیا ہے کہ یہ عبارت میری ہے۔ یہی حال انبیٹھوی کے مذکورہ قول کا بھی ہے۔ اس لئے ان دونوں کو انکار بتا کر کف لسان کی بنیاد بنانا فریب اور دھوکا ہے۔ سخاوی و انبیٹھوی کے سرچہ الزام ہے کہ حفظ الایمان دبراہین قاطعہ کی مذکورہ بالا عبارتیں کفر ہیں۔ سخاوی و انبیٹھوی نے کبھی کہیں نہ کہا ہے نہ لکھا ہے کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں ہیں۔ پھر انکار کیسے ہوا۔ اس کو ہر عقل والا سوچے ہاں اگر کہیں کبھی ان دونوں نے یہ کہا ہوتا یا لکھا ہوتا کہ یہ عبارتیں ہماری نہیں ہیں۔ تو ضرور اس کو انکار کہا جاتا پھر اس پر غور بھی کیا جاتا۔ یہ کہہ دینا کہ یہ خبیث مضمون میں نے کبھی کہیں نہیں لکھا اس صورت میں کبھی بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ خبیث مضامین جن عبارتوں میں ہیں وہ انکی زندگی سے بیکرب تک برابر چھپ رہی ہیں اور اس بات کا انہیں اقرار بھی ہے کہ یہ عبارتیں ہماری ہی ہیں۔ ان کفریات کا انکار نہیں بلکہ مراحتہ اقرار ہے۔ اور مولوی خلیل احمد بدایونی کا یہ کہنا کہ میں نے بسط البیان اور یہ قول دیکھ کر اور انہیں انکار سمجھ کر کف لسان کیا ہے اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان عبارتوں کو بظاہر کسی شک و تردید کے توہین رسول اور ضروریات دین کا انکار صریح ملتے ہیں۔ تو خود مولوی خلیل احمد بدایونی کے قول سے ان دونوں کا اقرار کا کفر ہونا ثابت ہے۔ ثالثاً اگر بقول مولوی خلیل احمد بدایونی بسط البیان اور انبیٹھوی کے قول مذکور کفر ہے انکار اور توہین ہے تو لازم کہ بقول مولوی خلیل احمد بدایونی۔ یہ دونوں اب بکے سچے مسلمان ہو گئے پھر ان کے بارے میں تکفیر سے پھر صرف کف لسان کے کیا معنی؟ ان کو تو کھل کر کہنا چاہیے کہ یہ دونوں پہلے کافر

مرتد سے کسی گناہ متعلق مسلمان ہیں۔ سزا البعاً۔ بدامتنہ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص کو کافر کہے اور وہ شخص کافر نہ ہو تو کہے والا خود کافر ہے اور علماء غلط فہمی کے مسلمان کو کافر یا عقائد کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ مگر یہ حکم کسی مسلمان کو کافر کہنے کا ہے۔ کسی شاتم رسول گستاخ رسول کو کافر کہنے کا یہ حکم نہیں ہے جو احکام مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں انکو شاتم رسول پر ڈھاننا یہ کسی کافر کا حق نہیں ہو سکتا ہے کسی دیگر مسلمان کا نہیں ہو سکتا ہے جب اکابر دیوبند پشاور و مٹہ میں گستاخی اور ضروریات دین کا انکار انکی کتابوں سے ثابت ہے۔ انہیں کافر و مرتد کہنا کسی مسلمان کو کافر کہنا نہیں بلکہ کافر کو کافر کہنا ہے۔ مرتد کو مرتد کہنا ہے۔ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کا بھی مطلب ہے کہ کسی مسلمان کو کافر کہنے میں خطرہ ہے اس کے ارشاد کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ اگر کوئی حضور اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو منہ بھر کر گالیاں دے اور ضروریات دین کا کلمہ کھلا انکار کرے پھر بھی اس کی طرف میں جہاد نہ ہو کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے کافر نہ کہا جائے خود امام غزالی نے ایسے کلمہ کو مستند ضروریات کی تکفیر کی ہے جنہوں نے ضروریات دین کا انکار کیا خاصاً بقول خلیل احمد بدایونیؒ مکتا نوی اور انبیٹھویؒ کی تکفیر سے کہتے ہیں لسان البیان اور انبیٹھویؒ کے احسن قول کی بنا پر ہے۔ گنگوہیؒ اور نانوتویؒ کی تکفیر سے کہتے ہیں کہ کیا وجہ ہے۔ گنگوہیؒ بھی براہین قاطعہ کے مصداق ہیں۔ ان نے براہین قاطعہ کے کفر میں براہین کے شرک و سہیم۔ مسادہنگا۔ انبیٹھویؒ، مکتا نوی، گنگوہیؒ جی یہ سب کے سب نانوتویؒ کو محمدیہ الناس کا کفری عبارتوں پر مطلع ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتے تھے گنگوہی صاحب کے یہ زمین جانی تھے اور مکتا نوی اور انبیٹھویؒ کو یہاں کہاں کہتے تھے۔ اس طرح یہ تینوں کافر ہو چکے۔

[Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar](#)

سے یہ خود کافر و مرتد ہو گئے۔ اگر بیوی والے میں تو ان کی بیوی ان کے نکاح سے  
 ٹکلی گئی۔ ان کے سارے اعمال رائیگاں ہو گئے۔ انکی اپنے پر سے بیوت نسخ ہو گئی  
 خلافت صوفت ہو گئی۔ سلسلہ منقطع ہو گیا اب نہ اُنکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے  
 نہ اُن سے میل جول جائز نہ ان سے بیوت ہونا جائز اور جتنے لوگ اُن سے اب  
 تک مرید ہو چکے ہیں ان سب کی بیوت ختم ان سب پر غزوی ہے کہ وہ صحیح العقیدہ  
 سنی شیخ سے بیوت ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب استکبہ محمد  
 شریف الحق امجدی خادمہ الافتاء اشرفیہ مبارک پور نزیل بدایوں  
 مورخہ ۲۰ رجب الثانی ۱۴۰۱ھ روز یکشنبہ۔

نائب مفتی اعظم صاحب کے جواب پر حضرت علامۃ الفضل  
 نبیر الحق مولانا مولوی مفتی شاہ اختر رضا خان صاحب قبلہ  
 قادری برکاتی رضوی ازہری دامت برکاتہم العالیہ کا تصدیق  
 لفظ اصحاب من اجاب واللہ تعالیٰ اعلم فی الواقع مولوی خلیل احمد بخوری  
 ثم بدایونی گویا بہنہ کی تکفیر سے کف لسان بے بنیاد بلکہ کھلا فساد اور اشرف علی  
 دانیہ ٹھوکی کے مفروضہ انکار کو بہانہ بنانا ظاہر افتاد اور لوگوں کی آنکھوں میں  
 دھول چھونکنا اور دیوبندیوں کی حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے قدم بڑھانا  
 اور خوب خوب داد و مکروہ فریب دینا ہے۔ مولوی مذکور صاف و اشکاف بدوہ  
 بے فروغ بول رہے ہیں۔ کہ جب سے میں نے بسط البیان الخ اولاً عرصہ دراز  
 سے بسط البیان حفظ الایمان کے ساتھ چھپ رہی ہے اور ظاہر یہ کہ انھوں نے  
 بھی بہت پہلے دونوں کتابیں ضرور دیکھی ہیں۔ اور ان کے جو رد لکھے گئے وہ بھی

خزوران کی نظر سے گزرے اور ان کا ہی پر مطلع ہو کر ایک طویل مدت تک  
 حفظ الیمان کی عبارت مندرجہ جواب پر اشرف علی کی تکفیر کرتے رہے تو ان کی یہ  
 بے خبری بناوٹ ہے اور اب ان کا یہ عند کہ انہوں نے اب بسط البیان دیکھی  
 عذر تنگ ہے جو کسی ذمی شعور کے نزدیک نہیں چلے گا۔ اور اس ادعا پر  
 خلافت ظاہر میں انکو سمجھنا نہ جانا حایک کار کہ خلاف ظاہر دعویٰ نامعلوم و مقدار  
 میں ہے۔ ان الامین انما یصدق فیما لا ینافیہ الاطہار بلکہ خلاف ظاہر یہ  
 شہادت بھی مردود لسان الحکام میں ہے ولی المنع قال ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ  
 اذا قال المدعی لیس فی بیئہ علی ہذا الحق تم اقام البیئہ علی ذلک لم تقبل دنا  
 اکذب بیئہ اھ اور جب انہوں نے بہت پہلے دونوں کتابیں دیکھ رکھی ہیں۔  
 اور ان کے رد بھی ضرور دیکھ رکھے ہیں تو دھماکے سے خالی نہیں یا تو جناب کے  
 دل میں تکفیر سے کف لسان کا خیال جھٹی سے پیدا ہوا ہو گا اگر ایسا تھا تو اتنی  
 مدت تک کیوں تکفیر کرتے رہے یا پہلے علماء الاحذت کی طرح جناب کو بھی  
 وہ انکار مرسوم تسلیم نہ ہو گا۔ اب مولوی خلیل احمد صاحب بتائیں کہ پہلے  
 جناب کو انکار نامسلم کیوں تھا۔ اور اب کیوں مسلم ہو گیا؟ تادمیا اشرف علی  
 کو اپنی کفری عبارت یا مضمون سے منکر بتانا بھی مولوی مذکور کا سفید چٹو  
 ہے۔ اشرف علی کو اسی بسط البیان میں جا بجا اپنی عبارت کا اقرار ہے چنانچہ  
 وہ رقمطراز ہے وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے جو اسی لفظ سے شروع ہوئی  
 ہے۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدمہ پر پھر لکھا مطلب یہ ہے کہ آپ کی ذات مقدمہ  
 پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ الخ دیکھو ص ۱۸ بسط البیان اور اس مضمون  
 کفری سے اشرف علی کا رجوع بتانا اس پر کھلا افتراء ہے۔ جو اسے مسلم  
 نہیں ہو سکتا کہ اسی بسط البیان میں وہ رجوع سے صاف منکر چتا پنچہ وہ

رقطراز ہے۔ اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اب تک کیوں نہیں لکھا۔  
 شاید اب رجوع کر لیا ہو سو وجہ نہ لکھنے کی یہی تھی کہ کسی نے پچھلے انوں  
 کی طرح پوچھا ہی نہ تھا باقی رجوع تو وہ ہے جو پہلے اور قول اور عقیدہ  
 پر اور اب اسے ترک کر کے دوسرا قول اور عقیدہ اختیار کیا ہو۔ بالجملة شرعی  
 لایعنی عبارت سے منکر نہیں۔ یہ نہیں خلیل احمد بیٹھوی بھی اس کفری عبارت  
 مندرجہ جواب سے منکر نہیں ورنہ بکا و لیور میں اس عبارت پر مناظرہ نہ ہوتا  
 رسالہ تقدیس الوکیل میں یہ پورا مناظرہ چھپا ہے۔ تذکرۃ الخلیل مصنفہ عاشق الہی  
 میرٹھی میں ہے اس تحریر ذیل سے ہمیں شخص مسائل مختلف فیہا کی ابحاث  
 فقہین کو بالاجمال سمجھ سکتا ہے کہ مباحثہ مسائل خلف و عبد بشریت  
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وسنت علم ملک الموت و شیطان مجلس میلاد اور  
 رسم فاتحہ مردجہ کے متعلق تھا جن کی تفصیل بواہین قاطعہ میں مذکور ہوئی اور  
 ان دونوں کی دونوں عبارات کا مضمون کفری متعین ہونا خود جناب خلیل احمد  
 صاحب بدایونی کو بھی مسلم ہے ورنہ انکار کی آڑ نہ لیتے بلکہ ان عبارتوں میں  
 تبدیلی کرتے تو عبارات کے اقرار کے باوجود متعین مضمون کفری سے انکار  
 کو تو بہ و رجوع بتانا فریب میں حد سے گزرتا ہے اور ہر کافر مرتد بیدین  
 کے لئے راستہ صاف کرنا ہے کہ کھلا کفر ہے اور کہہ دے کہ میرا یہ مطلب نہیں  
 اور اس کا یہ انکار مولوی بدایونی کے بقول تو بہ و رجوع قرار پائے  
 مثال کے طور پر قادیانی مرزا غلام احمد کو نبی مانتا جائے اور محمد الرسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین بھی کہتا جائے تو قائم النبیین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہنا  
 اسی مضمون کفری سے جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہنے کا ہے انکار ہے تو  
 ضرور کہ قادیانی کی تکفیر سے بھی کف لسان کیجئے یہ وہ الزام ہے جو تناظرہ

میں مولوی خلیل احمد بدایونی کو دیا گیا مگر جناب قادریانی کو بے دخل کر  
 لائے گئے ہیں۔ تو وجہ فرق کیا ہے اگر کہیے کہ قادریانی کا مضمون کفری متعین  
 ہے ہم کہیں گے اشرف علی و خلیل احمد کی عبارتوں کا بھی مضمون کفری  
 متعین ہے مگر نہ جناب نے انکار کی آڑ کیوں لی؟ اور انکی تحریر کردہ تاویلات  
 خود کوئی تاویل کیوں نہ ذکر کی؟ ثالثاً۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ انکار مرسوم  
 تو تو بہ ٹھہرا مگر اشرف علی و خلیل احمد کو صاف مسلمان نہیں کہتے۔ بلکہ  
 کف لسان فرماتے ہیں۔ رابعاً۔ مناظرہ جب ہمارے مناظر محدث کیرفائل  
 نوجوان مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب نے خلیل احمد صاحب کے اس دعویٰ  
 پر (کہ انکار کے باوجود کف لسان کیا جائیگا) جزیہ طلب کیا تو شفا و شریح  
 شفا سے ایک ہی جھانٹ کر لائے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ والقول الخراج  
 البراۃ الاخری عن مالک انہ ای سبہ دلیل علی الکفر ایک  
 لجسب ظاہر الامر فیقتل حدا و ان لم یحکم له بالکفر قطعاً لان  
 یکون قتلہ ای مصر او مستمسک علی قولہ غیر منکر لہ ای یفصر  
 قطع نظر اس سے کہ یہ قول مرجوح ہے جیسا کہ اس کے سیاق سے ظاہر ہے  
 اور وہ بھی اس کے باب میں جو اپنے قول پر معروضہ متمادی نہ ہو جیسا کہ انتظار  
 کا مصافحہ ہے نہ اس کا قول صریح کفر جیسا کہ آئندہ عبارات سے ظاہر  
 چنانچہ اسی شفا میں کفری قول پر اصرار کرنے والے بلکہ اس کا اعتراف کرنے  
 والے کو کافر بلا خلاف فرمایا اور اس کے انکار کو ہرگز معتبر نہ ٹھہرایا۔ چنانچہ  
 اسی میں ہے۔ وقولہ اما صریح کفر کا لتلزیب بہ ونحوہ او من کلمات  
 الاستہزاء والذم فاعتزافہ بہا ونحوہ تو بیتہ دلیل استہلالہ لذلک  
 وهذا کفر ایضا فہذا کافر بلا خلاف قال اللہ تعالیٰ فی مثلہ یحلفون

بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا الْكَلِمَةَ الْكُبْرَىٰ وَكَفَرُوا بِالْعَدْلِ اَسْلَمُوا مِنْهُمْ۔ اور انہی  
 ذخیل احمد بلاشبہ معروہ تہادنی و مقروانی رجوع میں جیسا کہ نقول مفردہ ہے  
 ردش تو ان کے لئے اس عبارت سے استناد مرجع مقرے استناد ہے جو یو جویں  
 کی عادت ہے۔ اور شرح شفاء میں غیر شکر کی تفسیر اسی مضمونہ سے ہے۔ کہ لینا  
 کہ مضمون کفری متعین ہے انکار باوجود اقرار یہ عبارت تو یہ ہے کہ اس کی طرف سمجھانی  
 لا کر شمس ہے۔ ورنہ متعین مضمون کا انکار بے انکار عبارت ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا  
 اسی لئے یہ امر یا ض میں غیر منکر کے تحت لما قالہ فرمایا۔ پھر وہ کف لسان کا  
 دعویٰ جس کے لئے یہ عبارت پیش کی اس کے کس لفظ سے ثابت ہے خاصاً  
 حفظ الایمان کی عبارت سے تو اشرف علی کو منکر بنایا مگر مرید کا خواب بیداری  
 میں اللہ صلی علی سیدنا ونبینا وولینا اشرف علی اور اس پر اشرف علی  
 کا یہ کہنا کہ اس میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ لہی  
 متبع سفت ہے (الامداد ص ۳۵) اس کا کیا علاج ہے۔ اور اگر کوئی علاج نہیں  
 اور بیشک نہیں تو اس کے ہوتے تکفیر سے کف لسان کے کیا معنی اور خیال  
 رہے کہ اشرف علی پر درود دخولی میں اس مرید کی زبان نہیں پہلی اور یہ کہ سفت  
 لسان کا دعویٰ نا سموع ہے۔ شفاء میں ہے۔ لا یجوز احد فی الکفر بالجملة  
 ولا بدعوی ذل اللسان اور ایسے ہی فتاویٰ رشیدیہ میں نقل کر کے مقرر  
 رکھا ہے۔ سآی سآ۔ دیوبندیوں کے اہم ربانی رشید احمد گنگوہی نے تقویت الایمان  
 کا رکھنا عین اسلام بتایا ہے اور اسمعیل دہلوی کی توبہ کی خبر کو بدعتیوں کا افتراء  
 بتایا ہے۔ دیکھو فتاویٰ رشیدیہ تو صاف ظاہر کہ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک  
 تقویت الایمان کی کفری عبارتیں صحیح بلکہ عین اسلام ہیں اور وہ ان سے راضی  
 ہیں تو رشید احمد کافر ہوئے اور یہ تمام دیابنہ بھی کافر ہوئے کہ رشید احمد کو قطب

امام ربانی جانتے ہیں۔ پھر بھی جناب خلیل احمد صاحب بدایونی کف لسان کی  
 رٹ لگائیں تو یہ عناد اور آنکھ بند کر کے دیا بنہ کی حمایت نہیں تو اور پھر کیا  
 ہے۔ سنا آج۔ امام غزالی سے جناب کا یہ نقل کرنا کہ تکفیر مسلم میں خطہ ہے  
 صاف بتا رہا ہے کہ دیوبندی آپ کے نزدیک مسلم ہیں تو کف لسان کی چلمن  
 کاہنے کو رکھی ہے۔ صاف سامنے آجائیے اور دیوبندیوں کو مسلمان بتائیے  
 ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ  
 علی سیدنا محمد و آلہ وسلم الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام  
 الظلم تا ماضی۔ جناب دیا بنہ کی تکفیر سے کف لسان بھی کرتے ہیں اور یہ بھی  
 دعویٰ ہے کہ حسام الحرمین کے مخالف نہیں جیسا کہ بارہا کہہ چکے ہیں اور خود  
 جناب کی تحریر بنام مولانا مفتی غلام محمد خان صاحب زید مجدہ میں بھی یہ  
 مضمون موجود ہے اب جناب بتائیں کہ کف لسان میں اور حسام الحرمین کی  
 تصدیق میں باہم مخالف ہے یا نہیں اگر مخالف نہیں تو کیوں؟ اور ہے تو یہ  
 مخالف کیونکر اٹھے گا۔ اور جب آپ حسام الحرمین کے مخالف نہیں تو اس کا  
 صریح مفاد یہ ہے کہ حسام الحرمین کے احکام جناب کو مسلم اور اس میں یہ  
 بھی ہے کہ صلی شاک فی کفرہ و عذابہ فقل کفر۔ جو ان کے کفر و عذاب  
 میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔ اب بتائیے کہ جناب نے دیوبندیوں کی تکفیر  
 سے کف لسان کر کے خود کو حسام الحرمین کے مسلمہ فتویٰ سے کافر کہہ  
 لیا کہ نہیں خود کو کافر کہہ لیا اور انکار کی آڑ جناب نہیں لے سکتے کہ آپ  
 نے یہ نہیں کہا ہے کہ میں حسام الحرمین کا اب تک مخالف نہ تھا اور اب انکار دیکھ  
 کر ہو گیا ہوں بلکہ یہی کہا ہے یہی لکھا ہے کہ میں حسام الحرمین کا مخالف نہیں  
 ہوں اور یہ کہنا عین تصدیق ہے قاسم۔ اب آپ خواہ حسام الحرمین کے

مصدق رہے خواہ دیوبندیوں کو منکر بتانے پر اڑے رہیں۔ بہر صورت  
 حفظ الایمان کی عبارت (ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون الخ) آپ  
 کے نزدیک کفری ہے۔ پھر یہ کیسی پیٹیر باز کلمہ ہے؟ کہ جناب نے مناظرہ میں  
 اس عبارت کے تو ہیں رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے میں بحث کی اور علامہ  
 امام جلال الدین سیوطی کی عبارت کفیرھما من الحيوانات جو آیہ کریمہ  
 کا خلیا کلاں الطعام کے تحت ہے بطور معارضہ ذکر کر دی۔ چونکہ یہ جناب کا  
 موضوع مناظرہ کہ (اشرف علی کائنات سقا جس کے مدعی جناب تھے) سے  
 فرار تھا۔ لہذا ہمارے مناظر مولانا مولوی ضیاء المصطفیٰ صاحب کا یہ جواب  
 بر محل تھا کہ چونکہ آپ حسام الحرمین کے حکم کو صحیح جانتے ہیں لہذا اس  
 عبارت کا جواب آپ پر ہے جس کا جناب نے کوئی صحیح جواب نہ دیا اور  
 اصل بات تو یہ ہے کہ تو ہیں تو جناب تھے اپنے ترجمہ سے پیدا کی کہ ترجمہ  
 یہ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا جانوروں کی  
 طرح کھاتے تھے۔ اور اس اہانت میں مزید تلکد اپنی گفتگو میں ایسا کھانا  
 کہہ کر پیدا کیا۔ یوں ترجمہ کرتے کہ جانداروں کی طرح کھائے تھے تو کیا تو ہیں  
 بوٹی اور حیوان عورتی میں غمی روح کے لئے آتے یہاں سے ظاہر ہوا کہ  
 جناب کو کل انسان حیوان کا ترجمہ بھی نہیں آتا ہے اور اب تک آپ طلبہ کو  
 یہی ترجمہ کراتے رہے ہوں گے کہ ہر انسان جانور ہے۔ سبحان اللہ تو ہیں تو ہیں  
 ترجمہ خود کو میں اور اسے امام جلال الدین سیوطی کے سرحد میں پھر یہ بھی نظر  
 نہ آیا کہ یہاں تشبیہ کھانے میں ہے اور کھانا کوئی بری بات نہیں نہ یہ  
 مقتضائے بشریت کھانے کی حاجت ہونا عیب ہے (یہاں سے بیفادگی  
 کی عبارت کا بھی جواب ہو گیا جو مناظرہ میں مولوی خلیل احمد صاحب

نے پڑھی تھی، اور علم غیب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخصیص کی نفی کرنا  
 بھروسہ نہ کرنا کہ ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون الخ صاف علم نبی صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بچوں یا لگوں جانوروں پر پاؤں کے برابر کہنا ہے۔ اور یہ  
 مرتجح اہانت اور کھلا کفر ہے۔ پھر جناب نے اثناء مناظرہ میں بھرمنہ یہ بھی  
 کہہ دیا کہ اس میں (جلالین میں) یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 و مریم و فاطمہ علیہا السلام) کو پیشاب پاخانہ کی حاجت بھی جانوروں کی طرح ہوتی  
 تھی۔ اس پر جناب سے مطالبہ کیا گیا کہ عبارت پڑھو دیکھئے تو جناب نے  
 بات بدل دی۔ ہم نے اسی لئے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ جناب دیوبندیوں کی  
 حمایت میں خود دیوبندیوں سے آگے میں جو قدیم در راہ عقیدہ مشر بہترو  
 لما حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ چلتے چلتے جناب سے اتنا اصرار کیا کہ  
 اثناء مناظرہ میں جناب نے اشرف علی کی عبارت کے تو میں حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام ہونے پر یہ معارفہ بھی کیا تھا کہ جلالین میں پادوستہ کی ایک آیت  
 کی تفسیر میں یہ لکھا ہے کہ شیطان نے حضور علیہ السلام کی زبان پر قبضہ کر لیا  
 اور حضور علیہ السلام سے بتوں کی تعریف کرا دی۔ پھر کہا تھا کہ یہ تو امین  
 نہیں ہے۔ آپ نے ہمارے گرامی مناظرہ محدث کبیر مولانا ضیاء المصطفیٰ صاحب  
 اطال اللہ عمرہ نے عبارت دیکھنے کو کہا مگر جناب نے نہ دکھائی۔ لہذا جواب  
 نہ دینے کا گلے محل ہو گا بلکہ عبارت دیکھنے کے بعد بھی ہمارے مناظرہ میں  
 کا جواب لازم نہ تھا کہ موضوع سے چلا سوال کا جواب خصم سے مانگنا ہے  
 حالانکہ یہ ہے مگر یہ تنہا ہی کافی ہے کہ یہ طے ہے کہ جناب نے یہودی عبارت  
 پڑھ کر بتائیں کہ جناب کا یہ کہنا کہ شیطان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی  
 زبان پر قبضہ کر لیا اس عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے نیز بتوں کی

تقریب کرادی کسی لفظ کا ترجمہ ہے۔ ۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر تمہوں کی تقریب جاری ہو جانا عالم بے خبری میں سمجھایا واللہ عبارت سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ۳ ہر تقدیر اول جناب نے یہ قید کیوں حذف کر دی۔ ۴ وہ عبارت امام جلال الدین محلی کی اپنی عبارت ہے یا دوسروں سے روایت ہے۔ ۵ یہ روایت کن کن مفسرین اور محدثین نے لکھ کر دی ہے اور ان کے بارے میں جناب کا کیا حکم ہے؟ وہ مسلمان ہیں یا آپ کے نزدیک کافر ہیں؟ ۶ ابن حجر عسقلانی نے اس روایت کی تصحیح میں بہت بسط سے کام لیا ہے ان پر کیا فتویٰ ہے؟ ۷ جناب نے اس عبارت کا مفہوم بطور معارفہ پیش کیا اور معارفہ میں دو چیزوں میں قوت کے لحاظ سے تساوی ضرور بتائیے کہ اس عبارت میں اور اشرف علی کی عبارت تالیس تو ہیں ایک مرتبہ قوت پر ہے یا تفاوت ہے؟ ۸ ہر تقدیر اول دلیلا لائیے؟ اور ہر تقدیر ثانی معارفہ کیوں کر صحیح ہوگا؟ ۹ یہ روایت مندرجہ بالا میں جس آیت کے شان نزول میں لکھی گئی ہے جمہور مفسرین نے جو اس کی تاویل کی ہے اور شیخ محقق عبدالحی محدث دہلوی کا اسے یہ کہہ کر کہ بہترین نسخہ گھنٹہ شدہ امت دروہی و مشہور امت قول جمہور مفسرین الخ ملحق جلد اول ص ۱۱۱ مقرر رکھا ہے۔ وہی تاویل اس روایت میں کی جائے تو جناب کی کیا رائے ہے؟ ۱۰ اس امکان سہو کا قول تو نہیں ہے اگر ایسا ہے تو شیخ محقق عبدالحی محدث دہلوی اور بیضاوی جنہوں نے نصرت کی کہ والایہ تدل علی جواز السہو علی الانبیاء و طرق الوصیۃ لایہم اور جمہور مفسرین کو جناب کیا کہیں گے؟ ۱۱ اور اگر جواز سہو کا قول تو نہیں ہے تو روایت مذکور میں توہین کی کیا وجہ ہے؟ ۱۲ اگر کوئی یوں کہے کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قللت العزائیت العلیٰ فرما بتوں کی تعریف نہیں  
 بلکہ بطور طنز و استہزاء ہے اور ہمزہ استفہام مقدر ہے جیسے صوابی لایہ  
 میں اور طریث و ما یحقا الی البیض اطرب ولا لعلیٰ غنی و ذوالشعب بلعب  
 میں غط کشیدہ فقرہ میں ہمزہ استفہام مقدر ہے تو مراد یہ ہوئی کہ کیا ہی تمہارے  
 بطور عجز و استہزاء ہے بت میں کہیے یہ تعریف بتوں کی ہوئی یا تو ہیں؟ ع ۱۳ اور اگر  
 مانگہ مراد لیں تو ترے سے بتوں کے بارے میں کوئی بات ہی نہیں ہوئی  
 دیکھئے شفا شریف پیر آپ نے ایک ہی معنی پر محکیہ کر کے یہ کیسے کہہ دیا  
 کہ بتوں کی تعریف کو ادھی۔ مگر یہ کہیے کہ اشرف علی کا کفر اٹھانے کی فکر  
 ہے۔ خواہ تو ہیں کے الزام سے سلف کا فر ٹھہریں۔ ہا تو ابورہا  
 حکم ان کنتم صابرین و صلی اللہ تعالیٰ علی اہل البی  
 و ما بعہم باحسان الی یوم الدین واللہ تعالیٰ اعلم  
 فقیر محمد اختر رضا خاں اظہری قادری غفرلہ  
 شب ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ

## ہندوپاک کے جلیل القدر مشائخ عظام و علما کرام و مفتیان ذوی الاحترام کی تصدیقات

(۱) حضرت علامہ درجہ عظیم البرکت رہنمائی طریقت حای دین و سنت عاشق علی  
حضرت حسن العلماء مولانا مولوی مفتی حافظ قاری سید شاہ حسن میاں صاحب  
قادری برکاتی زیب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ بارہہ مطہرہ خلع یشم کی تصدیق نورانی  
(درمخطوط) الجواب صحیح و صواب و حضرت المحیب العلام مصیب شاہ و محالفہ فصیح و خراب  
واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و ایہ المرجع والمآب و اما البقیۃ الحقیقۃ الحافظ سید مصطفیٰ  
حیدر حسن میاں البرکاتی سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ بارہہ مطہرہ یشم ۱۰ اسپیہ  
(۲) حضرت بابرکت شہزادہ اعلیٰ حضرت تاجدار اہلسنت شیخ اسرار طریقت و معرفت  
دامائے اموزش بیعت عاشق غوث اعظم علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب  
قادری برکاتی نورس رضوی مفتی اعظم ہند سجادہ نشین خانقاہ رضویہ دامت برکاتہم  
العالیہ بریلی شریف کی تصدیق جلیل۔

(درمخطوط) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ۔

(۵) عالم جلیل فاضل جمیل شہزادہ آغا المناظرین شیربیشہ اہلسنت علیہ الرحمۃ والرضوان  
حضرت علامہ مفتی شاہ مشاہد رضا خاں صاحب قادری سجادہ نشین خانقاہ  
حتمیہ بریلی بھیتی دام ظلم کی تصدیق جلیل

(درمخطوط) ما اجاب المحیب العلام صاحب الفاضل و الفاضل ادام غلہ المناحق مرجع

بلاتریات میں قلمی غلہ آج و ثواب و من خالف قلم العذاب الفقیر الی بہ التقیر  
محمد مشاہد رضا خاں الحشمی غفرلہ رب الغفور السیرہ در کتبہ بہادری خیر

ربیع الآخر شریف ۱۳۸۵ھ غزلی بدایوں

۱۶ حضرت محدث کبیر فاضل جلیل مناظر وقت علامہ مولانا مفتی ضیاء مصطفیٰ

صاحب کتابی بزرگوار شہزادہ صدرا شریف مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ والرفوان

صدر المذہبین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور زید مجاہد کی تصدیق لیتے۔

و تخط الجواب صحیح ضیاء المصطفیٰ قادری مفتی علامہ دارالعلوم اشرفیہ

مبارک پور دادر خاں بدایوں

۱۷ حضرت عالی سنت راجی بدعت مسلح دین متین بادشاہ قلم علامہ مولانا

مولوی مفتی غلام محمد خاں صاحب تہذیب و رضوی سرپرست دارالعلوم امجدیہ

گوانچہ کھیت زید مجاہد انامی ناگپوری کی تصدیق

و تخط الجواب صحیح غلام محمد خاں غفرلہ دارالعلوم امجدیہ ناگپور غزلی بدایوں

۱۸ حضرت علامہ مقرر شعلہ بیان نواسہ صدرا شریف مصنف بہار شریعت علیہ الرحمۃ

والرفوان اعلیٰ مولانا مولوی مفتی محمد نجیب اشرف صاحب قادری دام ظلہ العالی کی تصدیق

و تخط الجواب صحیح والنجیب نجیب اللہ تالی علم فقیہ محمد مجیب اشرف

رضوی اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ ناگپور غزلی بدایوں شریعت

۱۹ علامہ مولانا غلط خوش بیان محدث و فقیہ حضرت علامہ مفتی شاہ جلال

الدین اکبر صاحب قادری امجدی صدر مدرس دارالعلوم فیض الرسول

براؤن شریعت کی تصدیق

و تخط الجواب الی صدق ذالک جلال الدین احمد لکھنوی خادم

دارالافتاء فیض الرسول براؤن شریعت

(۱۰) جامع اصلاح اعمال فقیر مصنفت حضرت علامہ شاہ محمد لطف اللہ

قدوسی برکاتی خطیب جامع مسجد متھرا کی تصدیق۔

الجواب: صواب الفقیر محمد لطف اللہ خادم دارالافتاء و خطیب جامع مسجد

متھرا نوشہرہ مطہرہ ایٹھ

(۱۱) جامع قوم ملت سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب

قادری اٹال اللہ عمرہ سنہ ۱۳۸۱ھ کی تصدیق بطیف

الجواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا اور اس کی طرف داری کرنے والا

یعنی توہین کر توہین نہ سمجھنے والا اور کف لسان کرنے والا سب شرعی مجرم و ہیدین

و گمراہ ہیں، رسول اسلام سے دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکو ہدایت دے ایسے شخص کے

پیچھے غماز ادا کرنا بہت ہونا ہرگز درست نہیں۔ جو بیعت ہو چکے ہیں وہ کسی

دوسرے خوش عقیدہ بزرگ سے بیعت ہو جائیں۔

(دستخط) کتب محمد حسین قادری غفرلہ و سنہ ۱۳۸۱ھ

(۱۲) محمد بے جمل عالم و فاضل حضرت والا علامہ سید محمد اشرف کلیم

اشرفی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ جالس رائے بریلی کی تصدیق

(دستخط) صاحب الجہت مصیب شب سید محمد اشرف کلیم اشرفی

آستانہ اشرفیہ جالس رائے بریلی۔

(۱۳) قاضی الجہان روا غلط غیرہ بیان حضرت مولانا علامہ شاہ سید محمد

اجمل حسین اشرفی الجیلانی دام فیوضہم العالمیہ کچھوچھ شریف کی تصدیق

(دستخط) فقیر سید محمد اجمل حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانہ اشرفیہ کچھوچھ

(۱۴) حضرت شیخ الحدیث جامع مقبول مقبول علامہ مولانا مولوی مفتی غلام

مجتہبی صاحب، شرفی زید مجدد ہم صدر المدین جامعہ اشرف درگاہ کچھوچھ مقدسہ کاشمی شرفی

الجواب۔ اللہم ہدایت الحق والصواب اکابر فرقہ دہابیہ و دیوبندیہ مولوی اشرف علی  
تھانوی و مولوی خلیل احمد انیسوی اپنے اقوال کفریہ صریحہ کی بنا پر بلاشبہ کافر و کفر  
ہیں۔ انکی کفری عبارتوں پر اطلاع کے بعد انکو کافر مرتد نہ جانے والے یا انکی تکفیر  
سے کف لسان کرنے والے پر بھی وہی حکم ہے جو انکی اکابر دیوبند پر ہے۔  
صدق و حوالی مولوی خلیل احمد صاحب مذکورہ پر کفر و تداو کے ہی حکم جاری ہوں گے  
مسلمانوں کا ان سے میل جول حرام و اشہد حرام اور بیعت و ارادت باطل محض و اللہ  
بادی الملک سبیل الرشاد و ہو تعالیٰ اعلم و علمہ و انعم و احکم۔  
**غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہ** شیخ الحدیث حاج اشرف شاہ کوچہ شریف فیضان  
(۱۸) قائد ملت نمبرہ اعلیٰ حضرت مفکر قوم حضرت علامہ مولانا شاہ محمد ریحان  
رضا خاں صاحب رحمانی قادری رضوی ایڈیٹر ماہنامہ اعلیٰ حضرت و صدر مرکزی  
تنظیم آل فخریہ سنی جمیعہ العلوم و معتمد جامعہ رضویہ دارالعلوم منظر اسلام مدینہ منورہ  
محلہ سوداگران بریلی شریف کی تصدیق  
(۱۹) **محمد ریحان رضا خاں رحمانی غفرلہ**  
و ان صحیح الجواب بعون الملک الوہاب محمد منصور رضوی امجدی مدنی غفرلہ  
خادم الطلبة دارالعلوم امجدیہ۔ امجدی روڈ ٹاکیور نمبر ۱۸، نزیل بدایوں شریف۔  
(۲۰) **الجواب صحیح محمد شریف خاں اشرفی رضوی خادم دارالعلوم امجدیہ ٹاکیور**  
نزیل بدایوں شریف۔  
(۲۱) **الجواب صحیح احقر خورشید محمد رضوی غفرلہ ٹاکیور نزیل بدایوں**  
ہیں۔ **الجواب صحیح الاحقر غلام مصطفیٰ خاں رضوی امجدی مدرس دارالعلوم**  
امجدیہ ٹاکیور  
**الجواب** ذاک کذاک اتی تصدیق لذاک تاضی عبدالمجید البستوی غفرلہ القوی

خادم دارالافتار منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
(۳۱) حضرت علامہ مولانا مولوی حسین رضا خان صاحب قلمیہ دارالافتار

صدر مدرسین دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف کی تصویب  
(۳۲) ذالک کذاک حسین رضا غفرلہ بریلی شریف  
(۳۳) الجواب ہو الجواب فقط سید محمد عارف رحمہ تعالیٰ اعلم مدرس دارالعلوم

منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

(۳۴) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم بہار المصطفیٰ قادری ولید العلوم منظر اسلام بریلی شریف

(۳۵) الجواب صحیح مناظر حسین یقین خود سنبھلی مدرس منظر اسلام بریلی شریف

(۳۶) الجواب صحیح بلال احمد نوری بہار ی پور مدرس خادم دارالعلوم شریف

حدیث منظر اسلام بریلی شریف

(۳۷) الجواب صحیح والجواب محقق محمد نعیم اللہ خاں نائب مدرس جامعہ

رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی

(۳۸) الجواب حق واللہ تعالیٰ اعلم محمد صلی اللہ علیہ وسلم منظر اسلام بریلی شریف

(۳۹) الجواب صحیح والجواب مسیب محمد قاری مدرس دارالعلوم الہیفت ر

منظر اسلام بریلی شریف

(۴۰) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم محمد فاکم قادری پورہ نادری خادم دارالافتار منظر اسلام

محلہ سوداگران بریلی شریف

(۴۱) الجواب صحیح محمد بشیر الدین پورہ نادری مدرس منظر اسلام محلہ

سوداگران بریلی شریف

(۴۲) الجواب صحیح خلافتہ بالی فیض وخالقہ فخر ذول فیض محمد نظام الدین

رضوی خادم الاذکار الباقیہ الاخیر فیہ مبارک پر ۱۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۵ھ

- (۳۶) الجواب صحیح محمد نصیر الدین الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور
- (۳۷) محمد حسین اختر اعظمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ
- (۳۸) مفتی افتخار احمد قادری الجامعۃ الاشرفیہ
- (۳۹) عبداللہ خاں اعظمی خدام اشرفیہ
- (۴۰) مفتی محمد امجد علی مدرس فیض الاسلام خدام اشرفیہ
- (۴۱) الجواب صحیح محمد ادریس فیض الاسلام
- (۴۲) غلام احمد غفران مبارک پور اعظم گڑھ
- (۴۳) صحیح الجواب محمد صدیق عالم مدنی غفران مبارک پور اعظم گڑھ
- (۴۴) الجواب صحیح کفتاب احمد عفی عنہ خادم مدرسہ عربیہ صیاد العلوم اعظم گڑھ
- (۴۵) محمد نعمان قادری
- (۴۶) الجواب صحیح و الجیب معیب مشاب دہرہ تعالیٰ اعظم شعیب حسن عفی عنہ خادم الجامعۃ الاسلامیہ روتاہی فیض آباد
- (۴۷) قد صحیح الجواب شا کر علی قادری روتاہی فیض آباد کیم جہادی الآخرۃ
- (۴۸) الجواب صحیح و صی احمد الجامعۃ الاسلامیہ روتاہی فیض آباد کیم جہادی الآخرۃ
- (۴۹) الجواب صحیح لقا جاب من اجاب محمد مسلم مصباحی غفران خادم الجامعۃ الاسلامیہ روتاہی فیض آباد کیم جہادی الآخرۃ
- (۵۰) الجواب صحیح منصور احمد عفی عنہ خادم مدرسہ حق الاسلام قصیدہ لال کچ بستی
- (۵۱) علی احمد بسمل عزیز صمد مدرس دارالعلوم اکھریہ مولک الاسلام
- (۵۲) محمد نظر علی مدرس مدرسہ عربیہ صیاد العلوم المہنت قادریہ رضویہ بھاول پور بستی
- (۵۳) الجواب صحیح محمد حبیب الرحمن رضوی دارالعلوم المہنت تدریس الاسلام

(۵۱) الجواب صحیح محمد وارث جمال قادری دارالعلوم الہدیت مدرسہ اسلامیہ  
(۵۲) الفقیر ظہیر احمد غفرلہ تلمیذ حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمہ استاد

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ  
(۵۳) الجواب صحیح محمد سعید احسن قادری ایڈیٹر جامع تعلیمات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ  
(۵۴) حضرت علامہ مولانا مودودی مفتی محمد الیوب صاحب نعیمی مدظلہ العالی

مراد آبادی کی تصدیق۔  
(درمختصہ ہذا الحق والحق ان یتبع فقیر محمد الیوب نعیمی غفرلہ خادم دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مراد آباد)  
(۵۵) الجواب صحیح محمد یامین اشرفی مہتمم جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(۵۶) محمد سیف الاسلام  
(۵۷) فقہ الجواب والحبیب محمد طریق النعمی الرشیدی الخادم فی جامعہ نعیمیہ مراد آباد  
(۵۸) الجواب صحیح محمد خلیل الرحمن رضوی خادم جامعہ نعیمیہ بازار دیوان مراد آباد

(۵۹) . . . عبد محمد ہاشم غفرلہ  
(۶۰) . . . ممتاز احمد نعیمی غفرلہ

(۶۱) . . . چراغ عالم عن فقہ خادم مدرسہ الہدیت محل العلوم (سنجھل ضلع مراد آباد)  
(۶۲) صحیح الجواب والحبیب مشاب محمد اختصاص الدین (جلی ناظم اعلیٰ مرکزی مدرسہ الہدیت محل العلوم سنجھل مراد آباد ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۱ھ)

(۶۳) الجواب صحیح محمد حنیف خاں رضوی خادم دارالعلوم گلشن بغداد رام پور  
(۶۴) الجواب صحیح محمد نور الدین نظامی پرنسپل مدرسہ عالیہ رام پور  
(۶۵) . . . فقیر قاری غلام محی الدین خاں ناظم مدرسہ اشاعت الحق ہمدانی  
(۶۶) الجواب صحیح النور علی عفی عنہ مینا پوری

(۶۷) . . . فقیر رئیس احمد خاں نوری مدرسہ عربیہ پٹنہ گلان ضلع کیری

(۶۸) الجواب صحیح فقیر احمد مشہود رضا خاں رضوی حشمتی غفرلہ پبلی بحیثیت  
(۶۹) " والحبیب صحیح " صغیر احمد رضوی جو کھن پوری خادم دارالعلوم غوثیہ

قصبہ نیوریا ضلع پیل بحیثیت  
(۷۰) مفکر اسلام حضرت علامہ مبلغ دین سنت قمر الزماں خاں اعظمی مدظلہ کی  
تصدیق۔ (دستخط الجواب صحیح قمر الزماں اعظمی سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مینشن

فرانی ڈسٹریکٹ ایونیو جیمس ایل مائیکسٹرہ ڈاکٹریٹ

(۷۱) الجواب صحیح محمد قمر الدین محمدیہ (دیوریا)

(۷۲) " والحبیب صحیح محمد اسلم بستیوی خادم دارالعلوم بلرام پور

(۷۳) ماضی بنو جوان مقرر شعلہ بیان علامہ مولانا حسن رضا خاں صاحب  
رضوی اعظمی زید مجدہم کی تصدیق۔

(۷۴) الجواب اسلم و احکم حسن رضا پٹنہ بہار۔

(۷۵) الجواب صحیح سید رکن الدین غفرلہ ہتھم ادارہ شریعہ بہار

(۷۶) الجواب صحیح نصیب الدین قادری خطیب جامع مسجد جھڑیا۔

منہج دھنیاد بہار

(۷۷) الجواب صحیح محمد شمیم عالم مصباحی مدرسہ ترویج العلوم مولج گنج۔

اورنگ آباد بہار

(۷۸) الجواب صحیح رحمت علی قادری مدرسہ شمسہ نعیمیہ انوار العلوم ضلع شیوان بہار

(۷۹) سید منظر امام حسن خادم الانصار دارالعلوم یتیم خانہ اسلامیہ غوثیہ

شیوان بہار۔

(۸۰) الجواب صحیح سید محمد قیام الدین حسن قادری مدرسہ مدرسہ عربیہ

غوثیہ پورہ ضلع شیوان بہار۔

(۸۱) خاتج جمشید پد سیلغ دین ملت ہادوم دیوبندیت بادشاہ قلم حضرت علامہ ارشد القادری  
نہج محمد تم الشای کی تصدیق

وخط الجواب میخ ارشد القادری روم نمبر ۳۵۰ بجی ۸۵

(۸۲) خط الجواب میخ طیش محمد شریفی مدرس مدرسہ محمدیہ بھت پور راجستھان

(۸۳) خط الجواب میخ منیر القادری غفرلہ خادم مدرسہ گلشن طیبہ سنجری ضلع (گیا)

(۸۴) مبیلین الہدیٰ توراتی ہتھم مدرسہ عین العلوم بیٹنالا توراگیا

(۸۵) اصفی عالم خادم دارالافتاء خطیب مدینہ مسجد ناسک مہاراست

(۸۶) محمد حبیب اللہ نقوی مئی عنہ دارالعلوم فاروقیہ موہنگیر

(۸۷) محمد سعید خاں صد مدرس جامعہ نیازیہ فیض العلوم بہشتی پورہ

درگاہ رود بہرائج

(۸۸) خط الجواب میخ طفیل احمد مصباحی ناظم تعلیمات انجمن اسلامیہ بھنگا (بہرائج)

(۸۹) محمد کاظم علی غفرلہ بہرائج شریف

(۹۰) قدیم خط الجواب عبد المجتبیٰ رموی بہرائج شریف

(۹۱) خط الجواب میخ غلام یحییٰ نوری مدرس مدرسہ حسنت العلوم گائیرا گونڈا

(۹۲) محمد عثمان اعظمی دارالعلوم ضیاء الاسلام گونڈا

(۹۳) خط الجواب میخ ممتاز احمد عزیز نوری مدرس مدرسہ عربیہ کربیل گنج ضلع گونڈا

(۹۴) عبدالمجید عزیز نوری مدرس مدرسہ المسنت بیت العلوم جلال پور گونڈا

(۹۵) خط الجواب میخ ایشاد احمد خاں سپہرہ امیر پھولی بازار گورکھپور

(۹۶) فخر الدین احمد عزیز نوری مدرسہ عربیہ شمس العلوم سکری گنج گورکھپور

(۹۷) جلال محمد رفیع نوری مدرسہ جامعہ ضویہ دارالعلوم بہرائج گورکھپور

(۹۸) خط الجواب میخ محمد نجم الدین قلوری مدرس دارالعلوم سرکارسی سکندر پور بیلا

۱۹۹۔ الجواب صحیح محمد قمر عالم قادری مدرس دارالعلوم سرکار اسی سکندریہ (بلیا)  
۱۹۸۔ الجواب صحیح و ہو تو الی علم شمس الحسن امجدی مسددہ من

عبد رشید مصباح العلوم ریلیا

۱۹۷۔ الجواب صحیح محمد حنیف قادری دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف

۱۹۶۔ محمد احمد سابق ایڈیٹر ایلم فیض الرسول براؤن شریف

۱۹۵۔ محمد کوثر خاں غفرلہ خادم جامعہ عربیہ الہیہ دارالعلوم جہانگیر گنج فیض آباد

۱۹۴۔ عبید اللہ خاں رضوی اعظمی اعظم گڑھ یوپی

۱۹۳۔ حضرت علامہ محدث مولانا مولوی رفاقت حسین صاحب دامت فہم

مفتی کابینہ صدر المدین الجامعۃ العربیہ کانپور کی تصدیق۔

۱۹۲۔ (دستخط) الجواب صحیح فیروز رفاقت حسین غفرلہ الجامعۃ العربیہ کانپور

۱۹۱۔ الجواب صحیح و الجواب صحیح محمد منظر الحق حشمتی بارہ بکوی

۱۹۰۔ (دستخط) الجواب من اجاب منظر حسین کھاری

۱۸۹۔ الجواب صحیح محمد غلام مصطفیٰ غفرلہ

۱۸۸۔ حضرت والا علامہ فقیہ جامع معقول و منقول مفتی قاضی شمس الدین احمد صاحب

محل عرفہ جوہوری صدر المدینہ مدرسہ خلیفہ بنارس کی تصدیق جمیل

۱۸۷۔ (دستخط) مدح الجواب و ہو الجواب و ہو تو الی علم بالصدق والصلوب فقیر

ابو المعانی شمس الدین احمد غفرلہ جوہوری بنارس

۱۸۶۔ الجواب صحیح سید اصغر ایلم قادری خادم الاقار جامعہ فاروقیہ بنارس

۱۸۵۔ (دستخط) انوار احمد اعظمی خادم جامعہ فاروقیہ بنارس

۱۸۴۔ (دستخط) غلام باطل فقیر مرغوب احمد قادری جامعہ فاروقیہ بنارس

۱۸۳۔ غلام حسن قادری غفرلہ جامعہ حمیدیہ بنارس یوپی

۱۱۳) الجواب صحیح محمد یونس فیضی خادم سراج العلوم نہال گڑھ سلطان پور  
۱۱۵) الجواب صحیح محمد یونس بکر نعیمی مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور

۱۱۶) الجواب صحیح ضامن علی خاں مدرسہ سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ سلطان پور  
۱۱۷) قمر الدین عزیزی القادری خادم سراج العلوم لطیفیہ نہال گڑھ

۱۱۸) محمد شہیر احمد خادم جامعہ رحیمہ سلطان پور

۱۱۹) غلام ربیلانی مغلہ صدر مدرس دارالعلوم حمید شاہی ضلع بستی

۱۲۰) قد اماب من اجاب محمد عالم نوری رضوی شفیٹا ٹرس بہار

۱۲۱) الجواب صحیح سید محمد اشتیاق عالم غفرہ خاندانہ شہیدانہ پھولہ شریف

۱۲۲) عطاء الرحمن ریکیا گلشن آبادی نظم اعلیٰ دارالعلوم گلشن مدینہ  
کھنوج ضلع گجرات گجرات

۱۲۳) اماب من اجاب محمد یوسف حمیدی نقشبندی ابو الطالیٰ بچیم دروازہ  
پٹنہ سٹی

۱۲۴) الجواب صحیح سید اشتیاق احمد القادری خادم مصلحان المسند

والجماہیت شہرہ دلی کوٹوری ضلع سیدی لکھنوی

۱۲۵) الجواب صحیح مولانا ظہیر الحسن مدنی حیدرمدن جامعہ قادریہ علیہم السلام گنج

سیالکوٹ پولی کھیت الخوٹن قصبہ جلال پور جوار کچوچہ شریف ضلع فیض آباد

۱۲۶) الجواب صحیح و حقیقہ بالقبول ابوالاحقر آفاق احمد غفرہ فرخ آبادی

مدرسہ مدرسہ جامعہ اشرف کچوچہ شریف فیض آباد

۱۲۷) الجواب صحیح محمد کلیم انور شہیدی غفرہ فرخ آبادی

۱۲۸) محمد انیس الرحمن شہیدی غفرہ فرخ آبادی

۱۲۹) حضرت والا علامہ وقت حامی سنت حیل استقامت مولانا مولوی سنی محمد علی

جناب حبیبی زید مجدہم الہ آبادی کا فتویٰ شرعی  
 ۴۴۴ کتاب حفظ الایمان کا کفر بسط البنان سے نہیں اٹھایا مولوی خلیل احمد بجنوری  
 ثم بدیونی کفریہ قطبہ حفظ الایمان کو جان کر الزام اسے کفر نہ ماننے پر خود کا فر ہوئے  
 (دستخط نعم الجواب جند التحقیق محمد علی جناح حبیبی غفرلہ نائب مفتی  
 جامعہ حبیبیہ الہ آباد

(۱۳۰) من اجاب قدامت کتبہ سید مقبول حسین حبیبی غفرلہ مفتی و خطیب  
 جامع مسجد الہ آباد۔  
 (۱۳۱) المجیب معجب محمد صابر الحق حبیبی قادری صدر مدرسین مدرسہ انوار العلوم الہ آباد۔  
 (۱۳۲) عالم و فاضل علامہ حضرت مولانا مولوی مفتی عاشق الرحمن صاحب  
 حبیبی زاد کریم الہ آبادی کا فتویٰ شرعی

۴۴۴ کفریہ قطبہ مطبوعہ حفظ الایمان نہ بسط البنان سے لکھا ہے نہ غیر العنوان  
 سے کفریات مطبوعہ محمد بن الناس و براہین قاطعہ بھی اپنی اپنی جگہ سے طرح سے ثابت  
 ہیں۔ مولوی خلیل احمد بجنوری ثم بدیونی کو سب بتایا گیا ہے سب سمجھایا گیا ہے اور  
 رقم الحروف نے بھی خود باتیں کہیں ہیں یہ ہرگز دوسری باتیں آئے اور اب حلیہ  
 گزر گئے۔ کفریات قطبہ مطبوعہ مذکورہ کو کفریہ لکھنے کی بنا پر خود ان کے کفر بھی  
 شک نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم راقمہ العبد عاشق الرحمن حبیبی غفرلہ

صدر المدرسین جامعہ حبیبیہ الہ آباد ۲۹ رجبی الآخر ۱۴۰۱ھ  
 (۱۳۳) حضرت علامہ فاضل علوم مشرقیہ خطیب کتب مولانا مشتاق احمد صاحب  
 نظامی ایڈیٹر بانسہ پاسبان الہ آباد کی تصدیق۔

دستخط الجواب معجب مشتاق نظامی الہ آباد  
 (۱۳۴) قدامت المجیب شفیق احمد شریفی خادم دارالافتاء دارالعلوم

غریب نواز الہ آباد

(۱۳۵) الجواب صحیح محمد شمس الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۶) مشتاق احمد نوری رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۷) فقیر محمد صلاح الدین حبیبی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۸) الجواب صحیح محمد یونس حبیبی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۳۹) احمد حسین رضوی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۰) الجواب صحیح محمد نظام الدین غفری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۱) محمد قیام الدین مدرس دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۲) الجواب صحیح فقیر افتخار احمد نوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۳) علامہ الدین خاں الہ آباد

(۱۴۴) الجواب صحیح محمد ابرار حبیبی غفری الہ آباد

(۱۴۵) عبد الحکیم حبیبی غفری الہ آباد

(۱۴۶) الجواب صحیح محمد میکائیل ضیائی دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۷) محمد حسین رضوی غفری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۴۸) الجواب صحیح غلام مصطفیٰ غفری مدرس

(۱۴۹) فیضان احمد رضوی مطہری پوری پیکروی دارو حال الہ آباد

(۱۵۰) القول ما قال الحبیب فضل رسول غفری مطہری پوری دارالعلوم غریب نواز الہ آباد

(۱۵۱) الجواب سلم و حکم محمد اسلم رضوی خادم دارالافتاء جامعہ قادریہ مقصد الہ آباد

اور فی مطہری پوری بہار نزل غریب نواز الہ آباد

(۱۵۲) الجواب صحیح سراج احمد حبیبی بہتم سراج العلوم بھاری تحصیل کریم نادر آباد

(۱۵۳) حکیم عزیز احمد عظیمی ابوالعلائی سجادہ نشین خانقاہ طبریہ ابوالعلائی الہ آباد

(۱۵۴) الجواب صحیح سکید شمیم قادری ابوالعلائی

(۱۵۵) الجواب صحیح محمد خادم رسول قادری جلیبی مدرس مدرسہ انوار العلوم انارک آباد

خلیل احمد بخوری جوانی سے بڑھاپے تک بہت متصلب سنی تھے وہ بیوں کی تکفیر کے

قائل تھے اب زیادہ بڑھاپے اور دنیا داری اور گمراہی کے سبب وہ بیوں کی تکفیر سے کفر مان

کے بنیاد بات کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دے :-

(۱۵۶) الجواب صحیح "واللہ تعالیٰ اعلم محمد عظیم غفرلہ خادم رضوی دارالافتاء بریلی شریف

(۱۵۷) الجواب صحیح "واللہ تعالیٰ اعلم محمد حسین الدین رضوی غفرلہ

(۱۵۸) الجواب صحیح "والجواب صاحب محمد معین الدین غفرلہ خادم دارالافتاء سوداگان

(۱۵۹) الجواب صحیح "عبدالخالق نوری رضوی مدرس دارالعلوم منظر اسلام محلہ سوداگان بریلی شریف

(۱۶۰) الجواب صحیح "محمد حسن اکرمی ساہیوالی دھکیاوی مراد آباد

(۱۶۱) الجواب صحیح "حکیم محمد احمد قادری خانقاہ احمد پورہ سہارن پور دیوبند

(۱۶۲) الجواب صحیح "واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب محمد رفیق قادری رضوی عفا اللہ عنہ خطیب

مسجد رام نگر ضلع بنی تال

(۱۶۳) الجواب صحیح "نجم حنیف خاں قادری گورکھ پوری

(۱۶۴) الجواب صحیح "محمد سلطان اشرف رضوی اعلیٰ خادم جامعہ قادریہ نور العلوم

بہتری ضلع بریلی شریف

(۱۶۵) الجواب صحیح "قد اصاب من اجاب مختار احمد ہیرادی صدر المدرسین دارالعلوم

جامع رضویہ کبریٰ ضلع رام پور

(۱۶۶) الجواب صحیح "رفیع الدین رضوی فرید پوری ضلع بریلی

(۱۶۷) الجواب صحیح "محمد عطار الرحمن نوری رضوی صدر المدرسین مدرسہ رحیم

رضویہ الحسنات و جماعت دہونہ ضلع بریلی

(۱۶۸) الجواب صحیح "سید اسرار الحق سجادہ نشین خانقاہ نیم چک بہار

(۱۶۹) الجواب صحیح "عبدالغفور رضوی غفرلہ سینا مدھی بہار شریف

- (۱۷۱) الجواب صحیح "احقر محمد عثمان رشیدی پوری نوری بہار  
 (۱۷۲) الجواب صحیح "محمد فضیلت حسین رضوی عفرۃ قنوی بہار  
 (۱۷۳) الجواب صحیح "محمد زین الحق قادری رضوی دینا چوری بنال  
 (۱۷۴) الجواب صحیح "عبد الرزاق نوری رضوی عفرۃ قنوی پوری پونہ بہار  
 (۱۷۵) الجواب صحیح "فیض محمد احمد رضوی مدرس مدرسہ غوثیہ نیویہ ضلع سیالکوٹ

۷۸۶ جار الحق وزحق الباطل ان باطل کان زحوقا  
 (۱۷۵) دستخط الجواب صحیح "فیض عبد المصطفیٰ محمد الوار رضا قادری برکاتی  
 رضوی غنی عنہ ابن علامہ ابوالطاهر محمد طیب صاحب  
 قادری برکاتی علیہ الرحمۃ در الرضوان سجادہ شین آستانہ  
 عالیہ طیبہ جاوہرہ رتلام ایم۔ پی۔

(۱۷۶) حضرت علامہ وقت فاضل اجل سعید العلماء مولانا مولوی مصطفیٰ  
 محمد سعید احمد صاحب قادری رضوی زید محمد حم الشامی حیدر آبادی  
 پاکستانی کی تصدیق و دستخط: الجواب صحیح "والعجیب مصیب محمد سعید احمد قادری

خادم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ بکراستڈی حیدر آباد پاکستان  
 (۱۷۷) ۷۸۶/۹۲ بندہ ناچیز جب لندن انگلینڈ سے واپس آیا تو مذکورہ فتویٰ مشتمل پر  
 کفر مولوی خلیل احمد بجنوری شرم بدایونی نظر نواز ہوا اور ہندوستان و پاکستان کے  
 بیشتر علماء اہلسنت کی تصدیقات جلیلہ سے دل باغ باغ ہوا داعی علمائے اہلسنت

کایہ عظیم الشان دینی تجدیدی کارنامہ امت مسلمہ مرحومہ کیلئے ابر رحمت ہے اللہ  
 احسان کریم ہے کہ خلیل احمد بجنوری مذکور کی خباثتوں، ملعون تحریروں و تقریروں  
 اور لغو باتوں کا پردہ تاریک کے دنیا کے سیدھے سادھے اور مجموعے مجاہد مسلمانوں  
 کو ضلالت و گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت عطا فرمائی اور انکے قلوب کو روشن و منور

بنکر عشق رسول کا گہوارہ بنادیا نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحب  
 قادری برکاتی فاضل بریلوی قدس سرہ السریۃ القویۃ فی عشق رسول میں دو باب موجود ہیں  
 صدی ہجری میں مبارک دینی تجدیدی کارنامہ بنام المعتد المستعد وحسام الحرمین  
 وغیرہ تصانیف کثیرہ قد پیش فرما کر عالم اسلام کے قلوب کو گرمی عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 والثناء سے گرمادیا۔ اسی سلسلہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے تحت علماء اہلسنت نے  
 پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر اس مذکورہ دینی تجدیدی کارنامہ سے واقعی روح  
 اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو خراج تحسین پیش کیا اور گلستان برکاتیت و روحیت میں  
 ایک اور گلدستے کا اضافہ فرمادیا اور یہ ثابت کر دیا۔

As Lord Burnard Shaw says in his book,  
 The best religion of the world is Islam,  
 and the best followers of the world  
 are Musalman.

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا  
 دم میں جب تک دم ہے ذکر الکا سنا ہے جائینگے  
 آئین حواں سرداں حق گوئی و میاکی :- اللہ کے شیریں کو آتی نہیں پرواہی  
 الجواب المذکور حق و صواب و مخالفہ فصیح و خراب و الموعی و تعالیٰ اعلم  
 بالصواب۔

خادم العلماء بنڈکانا چنر

عبدالرحمن ازہری القادری سہسوانی بدایونی

سیکرٹری آف ایجوکیشن گزٹینج اسلامک سنٹر

لندن ایس۔ ای ۱۸ انگلینڈ

۸۱ - ۸ - ۲۲

فاضل نوجوان واعظ شریع بیان حضرت مولانا مفتی مظفر احمد صاحب قادری  
برکاتی زید مجدہم و طوطی ہند و صدر الخیر تنظیم اہل سنت و اتانگچ ضلع بدایوں کی تصدیق  
دستخط الجواب صحیح والحبیب نجح "دہوا عالم بالصداب کتبہ فقیر مظفر احمد غفرلہ  
مہتمم جامعہ مظفریہ برکات العلوم و اتانگچ من مضافات بدایوں شریف نزل بدایوں  
۳ ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ زر زکیشنبہ۔

(۱۷۹) الجواب صحیح والحبیب نجح "و خلافت باطل واللہ تعالیٰ رسولہ اعلم حل و علا و صل  
اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فقیر اسید الرضا محی مظفر علی قادری برکاتی رضوی محمد بنی  
سہسوانی غفرلہ ۳ ربیع الآخر شریف ۱۳۸۷ھ من مضافات بدایوں نزل بدایوں  
(۱۸۰) الجواب صحیح والحبیب نجح "و مخالفہ حدیث واللہ تعالیٰ اعلم بالصداب  
فقیر محمد حسن قادری برکاتی غفرلہ فارغ التحصیل جامعہ مظفریہ  
مرکزی دارالعلوم اہلسنت مظفر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف  
مہتمم مدرسہ قاسمیہ ہرکاتہ محلہ ناگران بدایوں شریف یو۔ جی۔ ۳ ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ زر زکیشنبہ

**ضروری گزارش** :- جن حضرات علماء اہلسنت کی تصدیقات ابھی  
آمارہ نگہی ہیں جس وقت شرعی فیصلہ تک پہنچے فوراً اپنا تصدیق سے ہمیں نوازیں  
تاکہ ہم آپ کی مزید تصدیقات اور مزید علماء پاکستان کی تصدیقات جو  
آئے والی ہیں وہ سب دوسرے ایڈیشن میں شامل فرما کر شائع کر دیں گے  
والسلام

خدا ہرزم قاسمی برکاتی مسجد جعفری بدایوں

# تعارف امام احمد رضا فاضل دیوبند قدس العزیز

سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین ملت مولانا مولوی مفتی علامہ شاہ حافظ احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ العزیز کی ذات گرامی کسی تعارف کی محتاج نہیں اور اس قدر بلند پایہ شخصیت کا تعارف کرنا کوئی کمال کام نہیں تعارف کرانا فی الحقیقت اس شخص کا کام ہے جو آپ کی فتنی تحقیقات اور خطوط دین پرکاش بصیرت رکھتا ہو۔ ہم جیسے بچ لوگوں کا یہ کام نہیں کہ اعلیٰ حضرت کے بار بار خط میں کچھ سپرد قلم کر سکیں مگر بہت سے احباب اہلسنت کے اصرار پر کچھ توضیح قلم کرنے پر مجبور کر دیا ہے جس کی بنا پر چند سطور زینت کتاب کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا خاں عالم اسلام کی اس عظیم ترین شہرہ آفاق اسلامی شخصیت کا نام ہے جو علم و ادب کی نکتہ شناس فکر و آگہی کی علامت بلند پرواز ادبیات نعل کمال کی آبرو۔ بزم عشق عرفان کی سند نشین ہے جس کی پوری زندگی خدمت دین اور خیر خواہی مسلمین کے لئے وقف رہی جس نے اپنی زبان و قلم سے تحقیقات کے وہ آبدار گوہر لٹائے جو رہتی دنیا تک اپنی درخشندگی و تابندگی کی وجہ سے جگمگاتے اور جھللاتے رہے جس نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک مسلسل قلمی جہاد کا فریضہ انجام دیا جہاں جس فتنے نے سراٹھایا سیدنا اعلیٰ حضرت اس کے رو بہ دین سپر ہوئے۔

سیدان قلم میں وہ جولائی دکھائی کہ مبتدعین زمانہ کے اکابر آپ کے سامنے آنے سے بھڑکے کوئی بھی مخالف آپ کی کسی تصنیف کا آج تک صحیح جواب نہ لکھ سکا۔ بلکہ ایک حوالہ تک کہ غلط ثابت نہیں کر سکا جس نے اپنی ۶۵ سالہ زندگی میں تقریباً ۶۵ ہی علوم

فتوح پر مشتمل ایک ہزار سے تجاوز کتب و رسائل تعین فرمائیں عشق و ایمان سے  
 بھر پور ترجمہ قرآن دیا جو آج دنیا کے ہر گوشے گوشے میں موجود ہے۔ بارہ ہزار صفحات  
 پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ فتویٰ رضویہ کی شکل میں عطا کیا فقہ کی مشہور کتاب  
 در مختار پر پانچ جلدوں میں جد المختار کے نام سے شرح لکھی تفسیر حدیث،  
 اصول حدیث، اسماء الرجال، اصول فقہ، کلام اور تصوف کی ڈیڑھ سو کے قریب  
 ضخیم کتابوں پر جو اسی لکھے حالانکہ انہی کتابوں پر آج تک کوئی پوری جامعیت  
 بھی حواشی نہیں لکھ سکی۔ کسی نے سچ کہا ہے اگر امام رازی ہوتے تو اعلیٰ حضرت  
 کو آفریں کہتے امام غزالی ہوتے تو وجد کرتے ابن عربی ہوتے تو دعائیں دیتے  
 امام اعظم ہوتے تو مرجعاً کہتے اور اگر سید طاہری اور ابن عابدین شامی ہوتے تو  
 تلمذ کی آمد کر دیتے۔

اے صبح سعادت رحمتیں تو ہو دیا زندہ باد اے امام احمد رضا زندہ باد  
 لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے فقہ جلیل عاشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر  
 عمل کریں اور انکے پاکیزہ دامن سے دالستہ رہیں انکے مسلک بنظر سے علیحدہ نہ ہوں  
 اسی میں فلاح و نجات ہے مولائے کریم اپنے حبیب رؤف الرحیم علیہ افضل الصلوٰۃ  
 و التسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب مسلمانان اہلسنت کو ہمت و توانائی عطا فرما کر  
 دلوں میں تڑپ عزائم میں بھنگی دین متن کی خدمت اور شریعت مظہرہ کی سچی اتباع  
 کی توفیق بخشے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔  
 خادم سنیت فخر محمد مظہر حسن قادری برکاتی بدایونی  
 اراکین ہازم قاسمی برکاتی مسجد جعفری عقب گھنٹہ گھر بدایوں شریف۔

## تشکر و امتنان

احباب  
 اہم اہلسنت ان تمام حضرات علماء اعلام و مشائخ عظام غلامانِ خبر الا نام  
 کا دل کی عمیق ترس گہرائیوں سے شکر یہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری اس کاوش ایمانی  
 و حقانی میں بے دریغ حصہ لیکر اور اپنی تصدیقات جلیلہ سے نواز کر جوصلہ افزائی فرمائی  
 بالخصوص مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مفتی غلام محمد خاں رضوی ناگپوری قابل ذکر ہیں  
 جن کی سعی تبلیغ سے مولوی خلیل احمد بخوری کا نایاک چہرہ بے نقاب کیا اور حق صداقت کی  
 شمع ہم تمام مسلمانوں کے دلوں میں روشن فرما کر احسان عظیم فرمایا۔ خدائے بزرگ  
 برتر سے دعا ہے کہ اپنے محبوب مولائے تاجدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صفہ  
 میں ان مقدس مشائخ عظام و علماء کرام خصوصاً تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند  
 دامت برکاتہم الفدسیہ کا سایہ عاطفت ہم تمام مسلمانان عالم کے سروں پر تادیر قائم  
 و دائم رکھے اور حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرما کر تادیر  
 سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین لطیف سید المرسلین رحمۃ اللعالمین و  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و آلہٖ و بارک وسلم۔

شریع

جلد احباب اہلسنت بدالوں

## انتباہ

یہ خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ آپکو وفاداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حفاظت سنت کی خاطر ہر دشمن خدا اور رسول باخیاں اولیاء اللہ سے نفرت و بیزاری رکھنا ہے اور ہر این جماعت کا جو خاتم رسول ہو جیسے ذویہدیت قادیاہت تبلیغی جماعت مودودی جماعت یا ان جیسی اور دوسری جماعتیں جو منافقانہ کردار ادا کرتی ہوں۔ ڈالہ کے بل بوتے پر زندہ رہ کر مسلمانوں میں تفریق پیدا کر رہی ہیں۔ رد کرنا ہے اگر آپ چاہتے ہوں کہ خدا و رسول کی رضا حاصل ہو تو ہر قربانی کے لئے تیار رہیے۔ اگر آپنے الیاء کیا اور کوئی گوشہ نرم اختیار کر کے جگہ دیا تو انتہائی خطرناک ثابت ہوگا جو اسلام و سنت کے لئے نہایت قاتل بن سکتا ہے اس لئے اے دو فاداران رسول ہوشیار خبردار

خدا م بزم قاسمی برکاتی بدایوں شریف

## مشورہ

ہر سنی کہ انتہائی خلوص کے ساتھ جہاز مشورہ ہے کہ وہ حفاظت ایمانی اور بقائے سنت کی خاطر اپنی مذہبی معلومات کو بڑھانا ہے کیونکہ دوزخ نازک ہے آپ اکیلے ہیں اور محافل میں بہتر ہیں جن کا آپکو ڈرنا کہ مقابلہ کرنا ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی کتابوں و رسائل و اجسط استقامت کا پورا اور درگاہ قادر پر بدایوں شریف کی کتاب سیف الجبار خصوصاً تصانیف اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلی شریف خرید فرما کر معلومات مذہبی میں اضافہ فرمائیے

مگر قبول افتد گاہ ہے عز و شرف

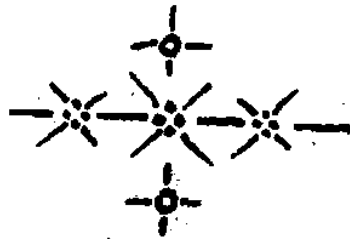
ارکین بزم قاسمی برکاتی و بزم رضا مصطفیٰ بدایوں شریف

ہندوستان کی ظلمتوں میں اسلام درو حایت پھیلانے والے روحانی پیشوا کی  
داستانِ حیات۔ کتاب بنام **رشاہ برکت اللہ**  
تصفیف لطیف سید محمد امین قادری ماہر ہروی۔ ملنے کا پتہ ادارہ انتقامت  
۴۸۸ زبل بازار کانپور سے خرید فرما کر اپنے سلسلے کے بزرگ کبرو حانی کلزناموں  
سے واقفیت حاصل کریں۔ قیمت ۶ روپے۔  
—: شرعی فیصلہ منے کے پتے۔

سکرٹری بزم جناب افتخار الدین صاحب برکاتی  
سنجے نیوز ایجنسی محلہ سو تھہ بدایوں

حاجی جمیل حسن ویلڈنگ والے بازار گھنٹہ گھر بدایوں۔

مولوی محمد مظہر حسن قادری محلہ ناگراں بدایوں



ماہ شوال ۱۴۰۱ھ

رقیب برقی پریس مواد آباد